Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا اله الا الله محمد رسول الله

بسم الله الرحمن الرحیم — نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

(یعنی)

ریویو آف ریلیجنز اردو رسالہ

ایڈیٹر- قاضی محمد ظہور الدین اکمل

نمبر ۴ — اپریل ۱۹۲۷ء، شوال ۱۳۴۵ھ — جلد ۲۶

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
دانشمند مشرق مغرب میں مذہب کے خلاف جنگ	۱۲۱-۱۳۰	شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لنڈن
تین آیتوں کی تفسیر رجوع موتی	۱۳۰-۱۳۴	مولوی ابوبکر صاحب سماٹری
موجودہ بائیبل محرف ہے (نمبر ۴)	۱۳۴-۱۳۹	ملک فضل حسین صاحب
احادیث دجال پر ایک محقق کی تنقید	۱۴۰-۱۴۴	مولانا اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل
سوال جواب	۱۴۵-۱۴۷	سن رائز
اسوہ سید الانام بجواب محمد صاحب از روئے اسلام	۱۴۸-۱۵۴	مولانا محمد یعقوب صاحب
ایران میں اشاعت اسلام جبر سے نہیں ہوئی	۱۵۵-۱۶۰	ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کرام توجہ فرمائیں

رسالہ ریویو کے مضامین آپکے ازدیاد معلومات و مناظرات و مباحثات میں نہایت کارآمد ہیں یہ ذخیرۂ علمی ہر احمدی کو اپنے پاس جمع رکھنا چاہیئے۔

۸ر ماہوار خرچ سے آپکے پاس ہر سال ۵۰۰ صفحے کا علمی مجموعہ آسکتا ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ اس رسالہ کی توسیع اشاعت میں آپ پوری پوری کوشش فرمائینگے۔

انگریزی ریویو کے لئے بہت سی تحریکیں کی جاتی ہیں جو انگریزی نہیں پڑھ سکتے وہ اُردو ریویو کی امداد فرمائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کہ دس ہزار خریدار ہو۔ پوری کی جاسکتی ہے +

صیغہ طبع و اشاعت

اس صیغہ کے ذریعے مفصلہ ذیل اخبارات شائع ہوتے ہیں:۔

۱ الفضل۔ ہفتہ میں دو بار۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ و تقاریر اس میں شائع ہوتی ہیں قیمت آٹھ روپے سالانہ +

۲ ریویو اُردو ماہوار۔ اسلام و احمدیت کی تائید غیر مذاہب کی تردید۔ قیمت تین روپے طلباء ۲ عہ +

۳ ریویو انگریزی ماہوار (لنڈن سے) سات روپے سالانہ طلباء سے نصف قیمت +

۴ احمدیہ گزٹ ماہوار۔ ہدایات و اعلانات صدر انجمن و رپورٹ صیغہ جات۔ قیمت ایک روپیہ +

۵ دی سن رائز۔ ہفتہ میں دو بار (انگریزی) مسلم نوجوانوں کو اسلامی خدمت کے لئے تیار کرتا ہے قیمت ڈیڑھ روپے طلباء سے ایک روپیہ +

۶ مصباح (زنانہ اخبار) مہینے میں دو بار۔ عورتوں کے اخلاقی تمدنی مذہبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے +

خط و کتابت بنام ناظم طبع و اشاعت قادیان +

نوٹ:۔ تالیف و اشاعت صیغہ اور ہے۔ "طبع و اشاعت" یاد رکھیں +

خریداران بیرون ہند

ریویو اُردو کے جو خریدار ہندوستان سے باہر رہتے ہیں مہربانی فرما کر اپنے ذمے کا بقایا اور ۱۹۲۶ء کا چندہ پیشگی خود ہی بھجوا دیں کیونکہ ان کے نام وی پی نہیں جاسکتے امید ہے احباب پوری توجہ دینگے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

دانشمندِ مشرق مغرب میں

(نمبر ۱۳)

مذہب کے خلاف جنگ

ریویو آف ریلیجنز کے ناظرین کے لئے یہ معلوم کرنا یقیناً دلچسپی کا موجب ہوگا کہ مذہب کے خلاف ایک عالمگیر جنگ کا اعلان ہو چکا ہے اعلان ہی نہیں بلکہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔ میں نے مشرقی ممالک کے بعض حصص کو دیکھا اور اب مغرب میں مشاہدہ کر رہا ہوں کہ عملی طور پر تو قریباً ہر جگہ اور اعتقادی رنگ میں بھی عموماً مذہب پر حملے شروع ہیں۔ میں مشرقی محاذ جنگ کے نقشے ابھی پیش نہیں کرتا۔ مغربی دنیا کی جنگ گاہ پر تمہیں لے آنا چاہتا ہوں۔ یہ مذہب کی جنگ گذشتہ جنگ یورپ کے خاتمہ کی پیدائش ہے۔ اور سب سے پہلا حملہ اور زبردست حملہ عیسائیت پر ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ روس کے انقلاب نے حکومت ہی کو نہیں بدل ڈالا بلکہ اس نے مذہب کو بھی شخصی حکومت کے ساتھ اپنے ملک سے نکال دیا ہے۔ اور اب سرخ افواج کا تبلیغی اور اشاعتی بورڈ پوری قوت کے ساتھ عیسائیت پر گولہ باری کر رہا ہے۔ پچھلے دنوں...... ایک جہاز مختلف قسم کے سامان کا فروخت کے لئے روس سے آیا اور ستم ظریف روسیوں نے اس متاع غارتگری میں بہت سے ٹکڑے ان گھنٹوں اور گھڑیالوں اور گرجوں کے دوسرے سامانوں اور بتوں کے بھیجے جو اس انقلاب میں توڑ ڈالے گئے ہیں اور اپنے خیال کے موافق انہوں نے روس کی سرزمین کو پاک کر لیا ہے۔ قرآن مجید کی پیشگوئی تکاد السمٰوات یتفطرن منه و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا کی عظمت اور شوکت کا جلال ظہور ہر جگہ نظر آ رہا تھا۔ اب اس جنگ کے آثار باقیہ میں مذہب کے ساتھ ایک خطرناک جنگ یہاں شروع ہو گئی ہے جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے سرخ فوج کے اشاعتی بورڈ نے باقاعدہ گولہ باری شروع کر دی ہے انگلستان میں انہوں نے اپنے سنڈے سکول جاری کر رکھے ہیں انگلستان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ شادی کرلی۔ اس شادی کی تمام تحریکات اور ابتدائی مراحل کو مخفی رکھا گیا اور اس اخفا میں اس قدر احتیاط کی گئی کہ نوکروں تک کو پتہ نہ لگا یہاں تک کہ وہ آخری گھڑی آپہنچی جبکہ پادریصاحب دولہا بنکر اپنی منہ بولی بیٹی کو بیاہ لائے۔ یہ لڑکی کئی سالوں سے پادری صاحب کی سکرٹری تھی اور چند سال ہوئے کہ پادریصاحب نے اعلان کیا تھا کہ میں نے اس کو اپنا متبنّٰی بنا لیا ہے ڈیلی ایکسپریس کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ:۔

It was some years ago that Mr. Campbell made it known he had adopted Miss Smith as his daughter.

بیٹی بنا کر اسکے ساتھ شادی کرنا ہندوستانی پادریوں کو ضرور بُرا معلوم ہوگا مگر یہ سزا ہے پاکوں کے سردار پر اعتراض کرنے والوں کے لئے۔ یہ لڑکی سالہا سال سے پادریصاحب کے پاس رہتی تھی۔ جس چرچ میں شادی ہوئی اس نے بھی آخری وقت تک حق رفاقت ادا کیا۔

(عرفانی)

تین آیتوں کی تفسیر سات آیتوں سے

آجکل کے اکثر لوگ وفات مسیح علیہ السّلام کے قائل ہوکر اس بات پر بڑا اصرار کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ ہی کو زندہ کرکے پھر دنیا میں دوبارہ بھیجیگا گویا خدا تعالیٰ کا قانون "حرام علی قریہ اھلکنا ھا انھم لا یرجعون" انکے نزدیک نسیاً منسیاً ہوچکا۔ یہ لوگ اپنی باتوں کی تائید میں سات آیتیں پیش کیا کرتے ہیں جن سے احیاء موتیٰ فی الدنیا کا ثبوت دیا جاتا ہے اوّل تو فقال لھم موتوا ثم احیاھم بقرہ ع ۳۲ دوم فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ بقرہ ع ۳۵ سوم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ والا قصہ بقرہ ع ۳۵۔ چہارم واحیي الموتیٰ باذن اللہ آل عمران ع ۵ پنجم ثم بعثناکم من بعد موتکم بقرہ ع ۶۔ ششم کذالک یحیی اللہ الموتیٰ بقرہ ع ۹ ہفتم۔ واذ تخرج الموتیٰ باذنی مائدہ ع ۱۵ ہے۔

ان آیتوں سے اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے پہلے کئی لوگوں اور گروہوں کو زندہ کیا تو کیا استحالہ لازم آتا ہے اگر پھر ایک بزرگ کو جو دنیا کی ہدایت کے لئے واحد نبی ہونگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوبارہ زندہ کرے۔

سو اسجگہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان سات آیتوں سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ آیا یہ آیتیں انکی باتوں کی تائید کرتی ہیں یا ہماری باتوں کی؟ پیشتر اسکے کہ میں ان آیتوں کے متعلق کچھ لکھوں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ان لوگوں کو آیتوں کے سمجھنے میں کسطرح ٹھوکر لگی ہے سو واضح رہے کہ انکو مَیّت یا مَوْتیٰ کے لفظ سے دھوکہ لگا ہے۔ موتیٰ کے لفظ کو دیکھ کر انہوں نے یہی سمجھ لیا کہ اس سے مراد مردہ ہی ہے حالانکہ قرآن کریم اور حدیث شریف سے ہمیں یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ موتیٰ کے کئی معنی ہیں۔ اوّل اسکے معنی قریب المرگ ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ یعنی اپنے قریب المرگ شخصوں کو تلقین کرو۔ دوم اسکے معنی مردہ دل آدمی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم انفال ع۳۔ الحاصل موتیٰ کے کثرت معنی کی وجہ سے یہ آیتیں احیاء موتیٰ فی الدنیا کے لئے قطعی دلیل نہ رہیں کیونکہ الدلیل اذا اطرء عنہ الاحتمال سقط عنہ الاستدلال۔ اصول فقہ کے قواعد کی رو سے جس دلیل میں احتمال داخل ہوگیا ہو وہ دلیل نہیں بن سکتی۔

اب میں ایک بڑے مفسّر کی تفسیر آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مفسّر سید محمد رشید رضا الذی ھو مقبول عند اھل الندوی کے استاد ہیں جنکا نام نامی مفتی محمد عبدہٗ مصری ہے یہ بزرگ مصر میں اس صدی کے سب سے بڑے عالم تسلیم کئے جاتے ہیں قارئین غور فرمائیں! کہ وہ بزرگ مفسر ان آیتوں کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔ تا آپ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ہماری باتوں کی تائید دشمنوں کے بڑے بڑے عالم بھی کرتے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ہماری کوئی ایسی بات نہ ملیگی جسکی تائید پچھلے لوگوں کی کتابوں یا اس زمانے کے علماء کی کُتب میں پائی نہ جاتی ہو۔ خواہ وفات مسیحؑ کو لو یا عدم رجوع موتیٰ کو لو یا اجراء نبوۃ کو یا القاء وحی و الہام کو۔ غرض کچھ بھی لو۔ اس سے ہماری تائید میں ضرور کوئی نہ کوئی بات ملیگی سر دست میں پہلی تین آیتوں کی تفسیر قارئین کرام کے پیش خدمت کرتا ہوں۔

(۱) آیت فقال لھم موتوا ثم احیاھم کے متعلق فرماتے ہیں:۔ (وقال لھم موتوا) اي اماتھم بامکان العدو منھم ..... (ثم احیاھم) وانما یکون الاحیاء بعد الموت والکلام فی القوم لا فی افراد لھم خصوصیۃ لان المراد بیان سنتہ تعالیٰ فی الامم التی تحیی فلا تدافع العادین علیھا۔ ومعنی حیاۃ الامم وموتھا فی عُرف الناس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمیعهم معروف. فمعنی موت اولئك القوم هوان العدو علیهم فافنی قوتهم وازال استقلال امتهم حتی صارت لا تعد امة بان تفرق شملها و ذهبت جامعتها الخ (تفسیر محمد عبدہٗ جز ۲ صفحہ ۴۵۱) مفتی محمد عبدہٗ صاحب مختلف قصّوں کو ذکر کرکے اور انکو حوالہ بخدا کرنے کے بعد فرماتے ہیں "قال لهم موتوا" یعنی ان کو بذریعہ انکے دشمنوں کو طاقت دینے کے مار ڈالا...... (ثم احیاهم) یعنی انکو موت کے بعد زندہ کیا۔ پھر مفصّل طور پر فرماتے ہیں۔ اس جگہ کلام قوم کے متعلّق ہے نہ کسی خاص فرد کے متعلّق۔ کیونکہ اس جگہ غرض خدا تعالیٰ کے اس قانون کو ذکر کرنا ہے جو کہ کمزور قوم میں جاری ہوتا ہے۔ یعنی جو اپنے دشمنوں کا دفاع نہ کرے۔ اور حیات الامم کے عرفاً یہ معنی ہیں کہ وہ معروف و مشہور ہوں۔ اور انکی موت سے یہ مراد ہے کہ انکے دشمن انپر غالب ہو گئے ہوں۔ یعنی انکی قوّت کو تباہ کردیا اور انکے استقلال کو زائل کردیا۔ یہاں تک کہ وہ اُمّت اس نوبت تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ خود اُمّت نہیں کہلا سکتی۔ بہ سبب اسکے کہ انکی جمعیت پراگندہ ہو گئی ہوتی ہے۔ اسکے بعد اسی صفحہ میں آپ فرماتے ہیں۔ فکان من بقی من افرادها خاضعین للغالبین ضائعین فیهم مدغمین فی غمارهم لا وجود لهم فی انفسهم وانما وجودهم تابع لوجود غیرهم ومعنی حیاتهم هو عود الاستقلال الیهم...... فهذا معنی حیاة الامم وموتها۔ پھر اسکے بعد وہ زندہ ہوئے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ پھر انکا استقلال ان میں لوٹا اور انکی طاقت واپس آئی...... اور یہی معنی اُمّت کی موت اور زندہ ہونیکے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں یموت قوم منهم باحتمال الظلم و یذل الآخرون حتی کانهم اموات اذ لا تصدر عنهم اعمال الامم الحیة الخ (تفسیر محمد عبدہٗ جلد ۲ صفحہ ۴۵۱) یعنی ان میں سے ظلم کی وجہ سے مرجاتے ہیں اور باقی ذلیل ہو جاتے ہیں گویا وہ مُردے ہی ہیں کیونکہ ان سے کوئی ایسا کام صادر نہیں ہو سکتا جو زندہ اُمّت سے صادر ہوا کرتا ہے۔ پھر صفحہ ۴۵۲ پر جاکر فرماتے ہیں۔ اقول واطلاق الحیاة علی الحالة المعنویة الشریفة فی الاشخاص والامم والموت علی مقابلها معهود فی القرآن کقوله تعالیٰ (یا ایها الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰه وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم) وقوله (اومن کان میتا فاحییناه و جعلنا له نورا یمشی به فی الناس) یعنی حیات اور موت معنوی (روحانی) حالت پر اشخاص اور اُمّت کے لئے استعمال کرنا قرآن کریم کا محاورہ ہے (جیسا کہ مذکورہ بالا روایتوں سے واضح ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر فرماتے ہیں واما الموت الطبیعی لا یتکرر کما علم من سنۃ اللہ ومن کتابہ اذ قال ولا یذوقون فیہا الموت الا الموتۃ الاولیٰ) یعنی طبعی موت بار بار نہیں ہوتی جیسا کہ خدا تعالیٰ کے قانون اور اسکی کتاب سے ثابت ہے۔ پھر اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ کے متعلق فرماتے ہیں ولذالک اوّل بعضھم الموت ھنا بانہ نوع من السکتۃ والاغماء الشدید لم تفارق بہ الارواح ابدا بالمرۃ ..... ھذا ھو المتبادر۔ یعنی اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ کی بعض لوگوں نے تاویل کی ہے کہ اس سے مراد حقیقی موت نہیں ہے بلکہ ایک قسم کا سکون اور سخت بیہوشی مراد ہے۔ جان ہرگز ہرگز جسم سے جدا نہیں کی گئی ...... اور یہ سب سے قریب الی الفہم ہی ہے۔ اس وضاحت و تشریح سے قارئین خود بخود سمجھ سکتے ہیں کہ مفتی محمد عبدہٗ صاحب نے اس آیت کی تفسیر کیا لکھی ہے۔

(۲) فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ قالوا معناہ البثہ مائۃ عام میتا وذالک ان الموت یکون فی لحظۃ واحدۃ۔ یعنی لوگوں نے کہا کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انکو مردہ کی حالت میں ایک سو سال تک ٹھیرائے رکھا۔ پھر آپ خود اسکے متعلق فرماتے ہیں۔ وفاتھم ان من الموت ما یمتد زمنا طویلا وھو ما یکون من فقد الحس والحرکۃ والادراک من غیر ان تفارق الروح البدن بالمرۃ وھو ما کان لاھل الکھف وقد عبّر عنہ تعالیٰ بالضرب علی الاٰذان (تفسیر محمد عبدہٗ جلد ۳ صفحہ ۴۹) یعنی انکی موت یوں تھی کہ بعض وقت موت ایسی بھی ہوتی ہے جو لمبے زمانے تک چلی جاتی ہے۔ اور وہ حس اور حرکت اور ادراک کے کھوئے جانے سے پیدا ہوتی ہے اور اسوقت روح ہرگز بدن سے جدا نہیں ہوتی۔ اور وہ موت اسی طرح ہے جس طرح اہل کہف کو ہوئی تھی۔ جس کو خدا تعالیٰ نے ضربنا علیٰ اذانھم سے بھی تعبیر کیا ہے۔ ان عبارتوں سے بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ مذکورہ بالا آیت احیاء موتیٰ فی الدنیا کے لئے دلیل نہیں بن سکتی۔

(۳) ارنی کیف تحیی الموتیٰ والے قصے کے متعلق آیت ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءً کے بارہ میں فرماتے ہیں۔ (الرابع) ان قولہ (ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءً) یدل علیٰ ان تلک الطیور جعلت جزءً جزءً قال ابو مسلم فی الجواب عن ھذا الوجہ انہ اضاف الجزء الی الاربعۃ فیجب ان یکون المراد بالجزء ھو الواحد من تلک الاربعۃ (تفسیر محمد عبدہٗ جلد ۳ صفحہ ۹۶) یعنی اس آیت کے متعلق بہت سارے اختلاف ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ چوتھی بات سے ظاہر ہے کہ بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ پرندے ٹکڑے ٹکڑے کیئے گئے تھے۔ لیکن ابو مسلم صاحب کے نزدیک یہ بات نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان چاروں پرندوں کو چار پر تقسیم کیا کیونکہ یہاں پر جزء کا اضافہ اربعۃ پر ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک جزء سے مراد ایک پرندہ ہے پھر صفحہ ۳ پر مفتی محمد عبدہٗ صاحب فرماتے ہیں۔ وجملۃ القول ان تفسیر ابی مسلم للآیۃ ھو المتبادر۔ یعنی حاصل الکلام یہ ہے کہ ابو مسلم صاحب کی تفسیر اقرب الی الفہم و اعذب ہے۔ انتھی یہ ہے وہ تین آیتوں کی تفسیر جو اختصار کر کے آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

الغرض ان تین آیتوں کی تفسیر کے ذکر کرنے سے خاکسار کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے مخالفوں کے بعض مسلمہ عالموں کے نزدیک بھی یہ آیتیں احیاء موتی پر دلالت نہیں کرتیں۔ فقط والسّلام

خاکسار ابو بکر سماٹری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

موجودہ بائیبل محرّف ہے

(نمبر ۴)

بیسواں گواہ اور تو اور خود پادری غلام مسیح صاحب بھی اپنی جدید تصنیف "ہماری بائیبل اور مسلم علماء" میں یہ لکھ اور گواہی دے کر اپنے دعویٰ پر تیز رو چلا رہے ہیں کہ:۔

"مسیحی علماء نے زمانہ قدیم کی حاصل شدہ تحریرات کو جو مختلف زبانوں میں تھیں۔ بڑی محنت و مشقّت سے پڑھا۔ اور بائیبل کے متن کی تصحیح کا کام کیا۔ انہوں نے بائیبل کے متن کے ایک ایک لفظ و جملہ کی تاریخ و تواتر کو قائم و ثابت کیا۔ ہر ایک زائد اور غیر متن عبارات کی کامل تحقیق اور چھان بین کی کہ وہ مشتبہ لفظ یا عبارت یا بائیبل کے متن کے تواتر میں کب سے اور کیسے راہ پا گئی۔ اسکی بابت اعلیٰ طبقے کے مسیحی علماء کی قیمتی کتابیں موجود ہیں۔ (جن سے ہم نے بھی بہت سے اقتباس نقل کیئے۔ اور جو ثابت کر رہے ہیں کہ پادری صاحب کا یہ مغالطہ دہ بیان صریح غلط ہے ناقل) جن میں انہوں نے بائیبل کے متن کی تصحیح اور تحقیق و تدقیق پر مفصل بیان شائع کر دیئے ہیں۔ انہیں بیانات کا نام بائیبل کی تنقید ہے"

اس مغالطہ دہ تحریر کے بعد زیر سرخی "انجیل کے نئے ترجمے سے خارج شدہ عبارتیں" رقمطراز ہیں کہ:۔

"ناظرین کرام کی آگاہی کے لئے ذیل میں ان عبارتوں کو درج کرتے ہیں جو بائیبل کی نقل اوّل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں جس کا ترجمہ پہلی دفعہ اُردو زبان میں ہُوا تھا۔ موجود تھیں۔ مگر نقل دوم سے جس کا ترجمہ ریوائزڈ ورشن کے نام سے اُردو میں کیا گیا ہے خارج کر دی گئی ہیں۔

پُرانا ترجمہ متی کی انجیل	۱۷ : ۲۱
" "	۱۸ : "
" "	۲۳ : ۱۴ و ۲۱ : ۲۸-۳۱
پُرانا ترجمہ مرقس	۷ : ۱۶ و ۹ : ۴۶ و ۱۱ : ۲۶ و ۱۵ : ۲۸ و ۱۶ : ۹-۲۰
" لوقا	۱۷ : ۳۶ و ۲۳ : ۱۷ و ۲۲ : ۴۳-۴۴
" یوحنا	۵ : ۳-۴ و ۷ : ۵۳ سے ۸ : ۱۱۔ ۱ یوحنا ۵ : ۷ و ۸ تک یوحنا ۷ : ۸
" اعمال	۸ : ۳۷ و ۱۵ : ۳۴ و ۲۴ : ۷ و ۲۴ : ۸ و ۲۰ : ۲۸ و ۱۱ : ۳۰۔
	ا تمطاؤس ۳ : ۱۶

یہ جملہ عبارات آتھورائزڈ ترجمہ بائیبل میں موجود ہیں مگر ریوائزڈ ورشن سے نکالی گئی ہیں۔ کیونکہ یہ عبارات انجیل کے قدیم ترین نسخوں میں نہیں ملی ہیں۔ اور بعض عبارتیں اب تک زیر بحث ہیں'' (صفحہ ۲۸ و ۲۹)

جب خود پادری صاحب موصوف ہی چوبیس پچیس عبارتوں کے متعلق اقبال فرما رہے ہیں کہ ان کے متعلق اب ثابت ہو گیا ہے کہ انجیل کے قدیم نسخوں میں یہ نہیں تو اب ہمیں اس سے زیادہ اور کس گواہ کی گواہی پیش کرنیکی ضرورت ہے۔ جب خود تسلیم شدہ اقرار ہے کہ دیندار عیسائیوں نے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر اپنی طرف سے من مانی عبارتیں ملا دیں جن کو کہ اب "مسیحی علماء نے زمانہ قدیم کی حاصل شدہ تحریرات کو جو مختلف زبانوں میں تھیں بڑی محنت و مشقت سے پڑھا اور بائیبل کے متن کی تصحیح" کرکے یہ نتیجہ نکالا کہ محولہ بالا مقامات الحاقی ہیں تو ایسی صورت میں اس امر سے انکار کرنا کہ بائبل میں کبھی الحاق و تحریف نے راہ نہ پائی کیسے درست ہو سکتا ہے؟

یہ چوبیس پچیس مقامات ہی نہیں علماء نے تو اس قسم کے مقامات کی ایک طویل فہرست شائع کی ہے (جس کو ہم کسی دوسرے مضمون میں لکھینگے) مگر چونکہ پادری غلام مسیح صاحب نے انہی کا ذکر کیا ہے اسلئے ہم بھی فی الحال اسکو کافی سمجھتے ہوئے یہی کہینگے کہ پادری صاحب کا دعویٰ پادری صاحب کے ہی مندرجہ بالا اقبالی بیان سے رد ہو گیا۔ کیونکہ یہ مقامات اور ان کے متعلق علماء کا فیصلہ ثابت کر رہا ہے کہ انجیل میں ہمیشہ تغیر و تبدل ہوتا رہا۔ باقی رہا پادری صاحب کا اصلیت پر پردہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈالنے کے لئے یہ کہنا کہ:-

"جو عبارتیں نئے ترجمہ سے نکالی جا چکی ہیں وہ اس وجہ سے نہیں نکالی گئی ہیں کہ وہ ... ... مسیحیوں میں مشکلات کا اضافہ کرتی تھیں یا ان میں یسوع مسیح کی کسر شان پائی جاتی تھی یا ان میں غلط باتیں پائی جاتی تھیں۔ بلکہ صرف ان کے نکالے جانیکی ایک ہی وجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ انجیل کے قدیم ترین نسخوں میں موجود نہیں ملی ہیں" (صفحہ ۲۹)

تب بھی کیا ہے۔ اگر ہم بفرض محال یہ مان بھی لیں کہ ان آیات کے خارج کرنے کی یہ وجہ نہیں کہ ان سے عیسائیوں کو مشکلات کا سامنا ہوتا تھا یا" ان میں یسوع مسیح کی کسر شان پائی جاتی تھی" یا "ان میں غلط باتیں پائی جاتی تھیں" تو کم از کم ان سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ مختلف لوگوں نے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر مختلف عبارتیں اپنی طرف سے مخلوط کر دیں جو کہ صدہا سال تک خدا کا کلام سمجھی جاتی رہیں۔

پس اسی کا نام الحاق ہے۔ خواہ یہ "مسیحی علماء" نے ثابت کیا یا آزاد خیال فضلاء نے بتلایا۔ ابھی تو صرف چند قدیم نسخوں کا مقابلہ ہوا ہے جس وقت محققین کو اور نسخے ملینگے تو اسوقت اور بھی بہت سے جدید انکشافات کی امید ہے۔ اور جیسے جیسے اس تحقیق کو وسیع کیا گیا ویسے ہی ویسے انجیل کی بے اعتباری اور داخل خارج کا ثبوت ملیگا۔ آگے چلکر پادری صاحب موصوف کا جھنجلا کر یہ فرمانا کہ "پس اس (تحقیق) سے مسیحی علماء کی دیانت و امانت بخوبی ظاہر ہے۔ انپر نوشتوں کو تحریف کرنیکا الزام لگانا پرلے درجہ کی بداعتمادی اور بدگمانی کو رواج دینا ہے" (صفحہ ۲۹)

صاحب! آپ خفا نہ ہوں ہم آپکے ان "مسیحی علماء" پر بداعتمادی اور بدگمانی نہیں کرتے کہ انہوں نے انجیل میں کسی قسم کی تحریف کی۔ بلکہ ہم انکی خاطر ان لوگوں کا شکریہ ادا کر دیتے ہیں کہ انہوں نے زرکثیر صرف کر کے قدیم زمانہ کے دیندار عیسائیوں کی دیانتداری کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور بدلائل ثابت کر دیا کہ پرانے زمانہ کے عیسائیوں نے از خود نکلی انجیل میں گڑبڑ کر دی تھی۔ امید ہے کہ اب پادری صاحب کی ناراضگی جاتی رہیگی۔

اسی صفحہ میں پادری صاحب نے ایک عجیب بات لکھی ہے جس سے ان کا بھولا پن ظاہر ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"محولہ بالا مقامات کے متن سے نکالے جانے کا صرف ایک ہی سبب تھا اور وہ یہ تھا کہ یہ عبارتیں بائیبل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے متن کے تواتر میں متواتر ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ اگر کوئی مخالف ان کا متواتر ہونا ثابت کردے تو کسی عیسائی کو ان عبارتوں کے قبول کرنے میں ہرگز عذر نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر احمدی احباب ان عبارتوں کو جزو بائیبل منوانا ضروری سمجھتے ہیں تو انکی خاطر زیر بحث عبارتوں کو ہم خوشی سے جزو بائیبل تسلیم کرتے ہیں۔ اب فرمائیں کہ آپکے نزدیک بائیبل مقدس کی کیا قدر و منزلت ہوگی؟

.... اگر احمدی احباب نے بائیبل سے خارج شدہ عبارتوں کو بائیبل کی تحریف کا ثبوت مانا ہے تو وہ پہلے ان آیات کی بابت ثابت کریں کہ یہ آیات بائیبل کے قدیم ترین نسخوں کا جزو ہیں" (ص ۲۹-۳۰)

اے صاحب! ہم آپکی خاطر فی الحال تسلیم کئے لیتے ہیں کہ محولہ بالا مقامات کے خارج کئے جانیکا باعث انکا متواتر نہ ہونا ہے۔ لیکن آپکا احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہنا کہ اگر احمدی ان آیات کو جزو بائیبل منوانا چاہتے ہیں تو انکے متعلق ثابت کردیں کہ یہ "قدیم ترین نسخوں کا جزو ہیں" عجیب بھولا پن ہے۔ احمدیوں کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ وہ بیفائدہ محنت کرکے آپکو کچھ بتلائیں۔ جب آپ کے مستند اور نامی علماء نے بتلا دیا کہ انجیل بے اعتبار ہے اس میں ملاوٹ پائی گئی۔ لوگوں نے اس میں من مانی کارروائیاں کیں۔ جو چاہا ملا دیا جو چاہا گھٹا دیا تو اس صورت میں احمدی کا ہیکے کے لئے یہ ثابت کریں کہ یہ آیات "قدیم ترین نسخوں کا جزو ہیں"؟

جب احمدیوں کا مطلب اطرح بھی حاصل ہے کہ یہ آیات قدیم ترین نسخوں کا جزو ثابت نہ ہوئیں۔ تو وہ ان کو جزو بائیبل ثابت کرنے کے لئے کیوں خواہ مخواہ کی درد سر مول لیں؟

آپکی اگر دلیل مان لی جائے تو اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوگا کہ موجودہ علماء نے انجیل میں تحریف نہیں کی۔ (حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ آزاد خیال محققین اور یونی ٹیرین علماء کے اعتراضوں کی خوفناک بوچھاڑ سے تنگ آکر ان مقامات کو محرف یا خارج کیا گیا ہے نہ کہ از خود) مگر چلو احمدی آپکی خاطر اسے مان لیتے ہیں۔ لیکن بندہ پرور یہ تسلیم کرلینے کے ساتھ ہی یہ بھی تو ثابت ہو جائیگا کہ زمانہ قدیم کے بزرگ پادریوں۔ کلیساؤں کے معزز ممبروں اور دیندار مسیحیوں نے اپنی نادانی اور خود غرضی کے باعث "کلام خدا" میں جو چاہا مدغم کردیا۔ پس اگر آپ نئے زمانہ کے مسیحی عالموں پر تحریف کا الزام نہیں آنے دیتے تو نہ سہی۔ مگر آپکی اس ضد کا یہ تو یقینی اور لازمی نتیجہ ہے کہ پہلے لوگوں نے انجیل میں الحاق کردیا تھا۔ ہمارے نزدیک تو جس طرح خدا کے کلام میں گھٹانا اور تحریف کرنا مذموم اور اصل کلام کو بے اعتبار کردینے والا ہے اسی طرح اس میں کچھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملانا اور الحاق کرنا بھی اسے غیر معتبر اور نا قابل قبول بنا دیتا ہے۔ پس جب احمدیوں کا دعویٰ اس طرح بھی ثابت ہے تو ان کو کیا ضرورت کہ اس زمانہ کے "مسیحی علماء" پر ضرور ہی تحریف کا جُرم عائد کریں۔ ہاں اگر آپکو "مسیحی علماء" یا مسیحی برادری پر تحریف کا الزام سُننے کی زیادہ ضرورت ہو تو اسکے متعلق بھی ہم نے کئی ایک عالموں کی آراء اوپر نقل کر دی ہیں جنکے پڑھنے سے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ جن علمائے مسیحی کو آپ تحریف کے الزام سے بچانا چاہتے ہیں انپر یا انکے دیگر ہم مذہب علماء پر خود آپ ہی کے بھائی بندوں نے تحریف کا الزام نہ صرف لگایا بلکہ ثابت بھی کر دیا ہے۔

اور اگر آپ یہ کہیں اب جبکہ الحاقی عبارتیں خارج کر دی گئی ہیں اسلئے موجودہ انجیل خالص خدا کا کلام ہے تو اسکے متعلق بھی سُن لیجئے۔ اور آیندہ کے لئے یاد رکھئے کہ ابھی تو پانچویں چھٹی یا ساتویں صدی کے بعض نسخوں کو اصل کی نقل قرار دیکر بعد کے نسخوں سے الحاقی عبارتیں معلوم کی ہیں (جنمیں سے بہت تھوڑی کا آپنے حوالہ دیا ہے) جب ان سے بھی پرانے نسخے دستیاب ہو جائینگے تو اسوقت آپ دیکھئے گا کہ آج جن قدیم نسخوں کو اصل کی نقل اور بعد کے نسخوں کی صحت کا معیار سمجھا جا رہا ہے وہ خود جعلی اور بے اعتبار ہیں۔ ابھی علماء کی تحقیق جاری ہے۔ وہ قدیم نسخوں کی تلاش میں آگے سے بھی زیادہ سرگرم اور کوشاں ہیں۔ آپ چندے صبر کیجئے۔ جسوقت زیادہ قدیم نسخے مل گئے اسوقت آپ پر انجیل کی بے اعتباری اور بھی ظاہر اور واضح ہو جائے گی۔

بھلا جس کتاب کے اندر داخل خارج اور الحاق و تحریف کے نت نئے ثبوت معلوم ہوتے رہیں اور آئندہ اور بھی زیادہ کی امید ہو اسکے متعلق یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اب یہ خالص خدا کا کلام ہے؟

پس مسیحی حضرات کا اِس قسم کی پھُسپھُسی اور پوچ باتیں بنا کر موجودہ انجیل کو معتبر ثابت کرنیکی سعیٔ ناکام کرنا کسی صورت میں بھی سود مند اور مفید نہیں ہو سکتا۔

اُمید ہے کہ یہ مختصر مگر جامع مضمون ہندوستان کے دیسی عیسائیوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہوگا اور وہ اسکی روشنی میں معلوم کر سکینگے کہ بائیبل کی اصل حقیقت کیا ہے۔ کیونکہ ہم نے اس میں قرآن کریم کی آیات۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر۔ بائیبل کی اندرونی گواہیوں اور یورپ کے فاضل محققوں اور کلیسیاء کے بزرگ پادریوں اور ہندوستان کے بعض مشہور مسیحی مصنفوں کی تحریروں سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بائیبل جسے یہ بھی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناواقفی کے باعث تحریف و الحاق سے پاک کہا جاتا تھا۔ محرّف اور مبدّل ہے اور اب یہ اس قابل نہیں کہ اسے خالص خدا کا کلام سمجھ کر اپنے دین اور ایمان کا مدار بنایا جائے۔ کیونکہ ہر زمانہ میں اس کے اندر حاملانِ بائیبل نے من مانے فقرات ایزاد کئے اور جو دل میں آیا وہ لکھدیا اور جسکے متعلق چاہا اسے نکال ڈالا۔ اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جی بھر کر جعلسازیاں کی گئیں۔ جنہوں نے کہ اس کتاب کو قطعی بے اعتبار اور ناقابل تسلیم بنا دیا ہے۔ پس ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہمارے وہ مسیحی دوست جو بعض خود غرض لوگوں کے سیکھے سکھائے اس بات پر ایمان لائے بیٹھے ہیں کہ موجودہ بائیبل خالص خدا کا کلام ہے آئندہ اس کج بنیاد عقیدہ سے دست بردار ہو کر اعلان کر دینگے کہ بے شک یہ کتاب اس قابل نہیں کہ اسے معتبر اور قابل عمل سمجھا جائے۔

ہمارا ارادہ تھا کہ اس مضمون پر پورے بسط اور تفصیل کے ساتھ لکھا جائے مگر افسوس کہ فرصت میسّر نہ آئی۔ ورنہ ہم اسکے متعلق وہ تمام میٹریل ہدیۂ ناظرین کر دیتے جو کہ کئی سال کے مطالعہ کے بعد ہم نے جمع کر رکھا ہے۔

لیکن ہم امید رکھتے ہیں کہ اگر خدا نے چاہا اور توفیق ایزدی شاملِ حال ہوئی اور فرض منصبی سے فرصت ملی تو بہت جلد اس مضمون کا دوسرا حصہ بھی ہدیۂ احباب کر دیا جائیگا جس میں کہ بائیبل کی بے اعتباری اور تحریف و الحاق پر اور بھی بہت سے عجیب و غریب اور قطعی ناقابل تردید دلائل درج ہونگے۔

لیکن فی الحال ہم کمیٔ فرصت کے باعث یہ مختصر مگر دلائل سے مالا مال مضمون ہی ہدیۂ احباب کر کے آپ سے رخصت ہوتے ہیں ؛ (فضل حسین احمدی مہاجر قادیان)

مختلف ٹریکٹ

رسالہ لا مہدی الا عیسیٰ	۲؍	کفارہ	۱؍
چندکار آمد حوالے ۱ / ۲	۳؍	بُطلانِ مسئلہ قدامت روح و مادہ	۱؍
	۳؍	ذبیحہ گائے اور ہندوؤں کے وید شاستر	۱؍
شیعہ سوراج	۱؍	چھ ماہ کے پیر بخشی رسالوں کے جواب	۱؍
آریہ سماج دگاندھی جی	؍	بانی آریہ سماج کے اقوال میں تناقض	؍
مسیح موعود و امّت محمدیہ	۱؍	تبرّا کا عدم جواز کتب شیعہ سے	؍
		احمدی عقائد	؍
اسلام کی اندرونی تصویر	؍	الدجّال۔ دجّال کی حقیقت پر مفصّل مضمون	۲؍

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدبرین اور شمار و اعداد کے ماہرین کہتے ہیں کہ قریباً پانچ لاکھ بچوں کے دل و دماغ کو ان سنڈے سکولوں کے ذریعہ مسموم کر دیا گیا ہے اور عیسائیت اور مذہب کی نفرت انکے دلوں میں بٹھا دی گئی ہے۔ اور ان سکولوں میں کفر کی تعلیم دی جاتی ہے۔

گذشتہ چار سال کے اندر ان سکولوں کی تعداد میں ۲۵ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے اور یوماً فیوماً ترقی ہو رہی ہے بعض سکولوں کے متعلق کھلم کھلا اشتہارات دیئے جاتے ہیں اور بعض مخفی طور پر بھی جاری ہیں۔ ان سکولوں میں یہ تعلیم دی جاتی ہے (۱) خدا وہ طاقت ہے جس کو انسان اپنی جہالت کے زمانہ میں فوق الفطرت کہتا تھا (۲) اور دبے ہوئے لوگو اٹھو۔ (۳) دعا کرنی چھوڑ دو۔ (۴) پادریوں اور ملاؤں اور بادشاہوں کو نیچا دکھا دو۔ (۵) طاقت کا استعمال کرو تم جیت جاؤ گے۔

یہ تعلیم صاف ظاہر ہے کہ دنیا کے امن و امان اور ایمان و دھرم کو خاک میں ملا دینے کے لئے دی جاتی ہے۔ اور کسی شخص کو جو ملک میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں امن اور صلح کا متمنی ہے اس سے ایک لحظ کے لئے اتفاق نہیں ہو سکتا۔ میں اسوقت ریڈ خطرہ کے متعلق بحث نہیں کر رہا ہوں بلکہ صرف واقعات اور حالات موجودہ کو دکھانا چاہتا ہوں جو یہاں مذہب پر حملہ کی صورت میں نمایاں ہوئے ہیں۔ اسی پر بس نہیں کی گئی بلکہ اب باقاعدہ کتابوں کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے جو عیسائیت کے تار و پود کو ادھیڑ کر رکھ دینے کا موجب ہونگی۔ اور اس جدید تحریک کو نہایت خوفناک صورت میں دیکھا جا رہا ہے سنڈے کرانیکل ایک مشہور اخبار لکھتا ہے:۔

"ایک منحوس تحریک مذہب اور اسکے اصولوں پر اعتقاد کو برباد کر دینے کے لئے شروع ہوئی ہے اور وہ سخت خوفناک ہے۔

ہر ایک ملک سے مذہب کے خلاف جنگ کی تشویشناک خبریں آ رہی ہیں یہ جنگ پوری قوت کے ساتھ شروع کی گئی ہے عیسائیت کے خلاف کھلم کھلا مظاہرے ہوتے ہیں اور مذہبی معتقدات پر سختی سے حملہ کیا جاتا ہے اور خدا کی حکومت کے خلاف اعلان جنگ کر دیا گیا ہے"

یہ تشویش عیسائی دنیا کے لئے گھبرا دینے کے واسطے کافی ہے۔ اس اشاعتی بورڈ نے جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے اب مستقل کتابوں کے ذریعہ عیسائیت پر گولہ باری شروع کی ہے اس سلسلہ میں حال میں ایک کتاب Christianity a Myth کے مضمون پر Jesus a Myth کے نام سے ڈنمارک کے ایک مشہور و معروف اہل قلم ڈاکٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث دجّال پر ایک محقق کی تنقید

"دائرۃ المعارف" جو علوم اسلامیہ کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اور جس میں ہر علم اور فن پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ اور جس کو وزارت معارف عمومیہ مصر اور جامعہ ازہر وغیرہ نے نہایت ہی پسند کیا ہے۔ اسکے مؤلف علّامہ محمد فرید وجدی دجّال کے متعلق تمام احادیث کو نقل کرکے بدیں الفاظ اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں:۔

رأینا فی ھذا الکلام ان الذی یلقی اجرۂ علی ھذہ الاحادیث یدرک لاول وھلۃ انّھا من الکلام الملفق الذی یضعہ الوضاعون وینسبونہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لمقاصد شتی۔ امّا لافساد عقائد الناس او لتصغیر شأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نظر اھل النقد۔ فانّ ھذا الکلام لو نسب الی احد الناس حطّ من شانہ فما بالك لو نسب لخاتم النبیّین وامام المرسلین؟

ان لنا فی توھین ھذا الکلام عدۃ وجوہ لا تقبل المناقشۃ اولھا۔ انہ اشبہ بالاساطیر الباطلۃ فان رجلاً یمشی علی رجلین یطوف البلاد یدعو الناس لعبادتہ ویکون معہ جنّۃ ونار یلقی فیھما من یشاء کل ھذا من الامور التی لا یسیغھا العقل والنبی اجل من ان یأتی بشیٔ تنقضہ بداھۃ النظر والا فما ھی جنتہ وما ھی نارہ التی تتبعانہ حیث سار؟ ھل ھما مرئیان ام خیالیان؟ ان کانا مرئیین فھل جنتہ قصور منیفۃ وحدائق غناء علی ما یفھمہ الناس من مدلول ھذہ اللفظۃ؟ ان کانت کذالك فکیف تسیر معہ ھذہ القصور والحدائق الی حیث توجّہ؟ وھل نارہ تنور عظیم متأجج بالناس والحجارۃ علی ما یفھمہ الناس من معنی ھذہ الکلمۃ؟ وھل مثل ھذا الامر ممّا یصح ان یسیغہ عقل بشری ناط اللہ بہ تمییز الممکن من المستحیل وجعلہ الفارق بین الحق والباطل؟ وان قیل بأن جنتہ ونارہ خیالیان فھل کان یقتل متبعہ لیوصل کروحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الى الجنة اويعدهٔ بها وعداً بعد مماته؟ الذى ورد انه يلقى بمتبعه فى جنته فيجدها ناراً جنة وارفة الظلال وانهما يسيران معهٔ حيث سار وهذا ممتنع عقلاً كما رأيت - ثانياً - كيف يعقل ان رجلاً اعور مكتوب على جبهته كافر يقرأها الكاتب والامى على السواء يقوم بين الناس فيدعوهم لعبادته فتروج لهٔ دعوة او تسمع له كلمة؟ اىّ انسان بلغ به الانحطاط العقلى الى درجة يعتقد بالوهية رجل مشوه الخلقة مكتوب فى وجهه كافر بالاحرف العريضة؟ واى جيل من اجيال الناس تروج فيهم مثل هذه الدعوة؟ ان العرب كانوا يشكون فى المرسلين ويستكبرون ان يتبعوا رجلا يمشى على رجلين ويودون لو ارسل الله اليهم ملائكة من السماء كما نص عليه القرآن وغيرهم من الامم حتى فى اقدم ازمنة التاريخ كانوا يظهرون الانفة من اتباع امثالهم فى البشرية ويودون لو ان الرسول كان من عالم آخر كما نص عليه القرآن ايضاً - فمن هى تلك الامم التى كتب لها ان تفتتن برجل اعور مكتوب على وجهه كافر فتعتقد فيه الالوهية؟ ثالثها - لماذا لم يذكر القرآن عن هذا المسيح الدجال شيئاً مع خطورة امره وعظم فتنته كما تدل عليه تلك الاحاديث الموضوعة؟ فهل يعقل ان القرآن يذكر ظهور دابة الارض ولا يذكر ظهور ذالك الدجال الذى معه جنة ونار يفتتن بهما الناس؟ رابعها - ان كون هذه الاحاديث موضوعة يعرف بالحسّ من الحديث الطويل الذى نسب الى النواس بن سمعان ورفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو الحديث الذى ينبئ بان الدجال يخرج من خلة بين الشام والعراق ويعمل الاعاجيب ثم يدركهٔ عيسىٰ الخ ان تنظر الى تركيب هذه القصة نظر منتقد لا يختلج ببالك شك فى انها موضوعة وقد وضعها واضع لا يفرق بين الممكن والمستحيل وبين سنن الله فى خلقه وما تولدهٔ الخيالات من الاباطيل ولكن الدليل الحسى على بطلان هذا الحديث ان واضعه لقصير نظره خيل لهٔ ان اسلحة الناس لن تزال القسى والسهام والنشاب والجعاب حتى

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقوم الساعة ولم يدرك انه لن يمر على وضع هذا الحديث نحو سبعة قرون حتى وجد البارود والبندق ولم تمر ستة قرون اخرى حتى لم يكن للقوس والنشاب ذكر وقام مقامه مدافع الماكسيم و قنابل اليد والشرابنل والادخنة السامة والغازات الملتهبة و الديناميت الذى يتساقط من الطيارات الخ الخ لم يدرك ذالك كله فصوّر الاسلحة فى آخر الزمان على الحال الذى عهده فى زمانه وليس بعد هذا دليل محسوس على ان هذا الحديث مختلق فانّ الذى يوحى اليه اكبر من ان يقع فى مثل هذا الخطاء العظيم"(جلد ۵ ص ۹۵)

ترجمہ :۔ "ہمارے خیال میں معمولی توجہ سے انسان پر کھل جاتا ہے۔ کہ یہ (جملہ احادیث درباب دجّال) بیانات جعلسازوں کے خود تراشیدہ ہیں۔ جن کو انہوں نے مختلف اغراض کے ماتحت آنحضرت صلعم کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ یا تو اس لئے کہ لوگوں کے عقائد کو خراب کریں یا پھر آنحضرت صلعم کی شان کو اہل بصیرت کی نظر میں کم کرنیکی نیّت سے ایسا کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ باتیں اگر کسی معمولی آدمی کی طرف بھی منسوب ہوں تو وہ اپنی شان اور مرتبہ سے گر جائیگا کجایہ کہ یہ آنحضرت صلعم کی طرف منسوب ہوں جو خاتم النبیین اور امام المرسلین ہیں۔ ہم اس کلام (احادیث دجّال) کے ابطال میں کچھ دلائل ناقابل تردید بیان کرتے ہیں۔ پہلی دلیل یہ احادیث محض باطل کہانیاں ہیں۔ کیونکر ممکن ہے۔ کہ ایک شخص جو دو ٹانگوں پر چلتا پھرتا ہے وہ لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف بلائے۔ اور اسکے ساتھ جنّت اور دوزخ بھی ہو۔ جن میں جسکو چاہے ڈال دے۔ یہ تمام وہ باتیں ہیں جن کو عقل انسانی جائز نہیں قرار دے سکتی۔ اور آنحضرت صلعم کی شان اس سے کہیں بالا ہے۔ کہ آپ ایسی باتیں بیان فرمائیں جو بالبداہت باطل ہوں۔ ورنہ بتلایا جائے کہ یہ دجّال کی جنّت اور اس کا دوزخ کیا ہیں جو اس کے پیچھے پیچھے چلینگے کیا وہ نظر آسکتے ہیں۔ یا محض خیالی باتیں ہیں۔ اگر قابل مشاہدہ ہیں تو کیا وہاں بلند نہریں اور گھنے باغات بھی ہونگے۔ جیسا کہ عوام الناس ان لفظوں سے سمجھتے ہیں؟ اور پھر اگر ایسا ہی ہے۔ تو کیا وہ عالیشان محلات اور باغ اسکے پیچھے پیچھے بھی چلینگے؟ نیز کیا اس کا دوزخ ایک عظیم الشان تنور آتشی ہے۔ جس میں لوگ اور پتھر بطور ایندھن کام آئینگے؟ کیا یہ باتیں عقل بشری کے نزدیک صحیح ٹھیر سکتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو ممکن اور محال میں تمیز کی قوّت بخشی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حق و باطل میں فیصل بنایا ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ اسکی جنت و دوزخ محض خیالی ہیں۔ تب پھر اسکے کیا معنی ہیں جو بعض جگہ آیا ہے کہ وہ اپنے متبع کو جنت میں ڈالیگا۔ اور وہ اسکو آتش سوزاں پائیگا۔ ایسا ہی دجال اپنے نافرمانوں کو دوزخ میں پھینکیگا اور وہ شخص اس کو سایہ دار جنت پائیگا۔ کیونکہ جب جنت و دوزخ محض خیالی ٹھیرے تو وہ اپنے متبع کی روح کو اس خیالی جنت میں بھیجنے کے لئے یا کم از کم اسکے وعدہ پر کیونکر قتل کر سکتا ہے؟ اور پھر خیالی ہونیکی صورت میں وہ دجال کی معیت میں کیونکر چلینگی؟ پس یہ عقلاً محال ہے۔ دوسری دلیل۔ کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے۔ کہ ایک یک چشم انسان جس کے ماتھے پر جلی طور پر "کافر" لکھا ہو اور اسکو عالم و جاہل یکساں پڑھ سکتا ہو لوگوں کو اپنی عبادت کے لئے بلائے اور اسکی دعوت رائج ہو جائے یا اسکی بات بھی سُنی جائے؟ کونسا انسان عقلی انحطاط کی اس سیڑھی تک پہنچ چکا ہے کہ وہ ایک صورت کریہ المنظر شخص جسکی پیشانی پر نمایاں رنگ میں موٹے حروف سے کافر لکھا ہو کی الوہیت کا اعتقاد رکھیگا؟ کونسی جماعت یا گروہ ہے جن میں ایسے عقائد بھی مقبول ہو سکتے ہیں۔ عرب لوگ تو سچے رسولوں کے بارہ میں بھی ورطۂ شبہات میں پڑے رہے اور بشر کی اتباع سے ناک بھوں چڑھاتے رہے۔ اور ان کی خواہش تھی۔ کہ کوئی فرشتہ رسول بن کر آوے جیسا کہ قرآن مجید میں بالصراحت مذکور ہے۔ ایسا ہی دوسری قوموں کی حالت تھی حتیٰ کہ زمانۂ تاریخ سے بہت پیشتر کے لوگ بھی اپنے ہم جنس رسولوں کی پیروی سے تنفر اختیار کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ رسول کسی اور جنس سے آتے۔ پس پھر وہ لوگ کونسے ہیں جو اس نابینا کو خدا سمجھ لیں بالخصوص جبکہ اس کی پیشانی "کافر" کے ٹائیٹل سے بھی مزیّن ہو۔ تیسری دلیل۔ کیا وجہ ہے کہ اس دجال مخصوص کا قرآن پاک میں کہیں ذکر نہیں حالانکہ ان موضوع احادیث میں اس کے فتنہ کی عظمت اور اسکے کاروبار کی اہمیت کو نہایت شد و مد سے بیان کیا گیا ہے؟ کیا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں دابۃ الارض کے ظہور کی تو خبر دے لیکن اس موہوم دجال کا کوئی تذکرہ نہ فرمائے حالانکہ یہی زیادہ تر لوگوں کے فتنہ کا باعث بننے والا تھا کیونکہ اس کے ساتھ جنت و دوزخ بتلایا گیا ہے۔ چوتھی دلیل۔ ان احادیث کے موضوع ہونے پر خود نواس بن سمعان کی بھی لمبی چوڑی روایت شاہد ہے۔ جس میں مذکور ہے۔ کہ دجال بڑے عجائبات قدرت دکھلائیگا۔ اور پھر عیسیٰؑ اس کو قتل کرینگے الخ اس قصۂ طولانی پر ایک مبصرانہ نگاہ ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کافی ہے۔ اس کو دیکھتے ہی فوراً ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کو کسی ایسے جعلساز نے گھڑا ہے جو ممکن اور محال میں فرق نہیں جانتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی سُنّت اور باطل خیالات میں کوئی تمیز نہیں پاتا۔ کیونکہ اس نے اپنے زعم باطل کے مطابق یہی سمجھ رکھا ہے۔ کہ لوگ ابدالآباد تک تیر و کمان اور ترکش وغیرہ سے ہی کام لیتے رہینگے۔ اور وہ یہ نہ سمجھ سکا۔ کہ اس حدیث کے گھڑنے پر سات سو برس نہ گذریگا۔ کہ دنیا میں بارود اور بندوق رواج پکڑ جائیگی اور پھر بعد ازاں دوسرے چھ سو برس نہ ختم ہونگے تاوقتیکہ تیر و کمان کا بالکل ہی ذکر مٹ جائیگا۔ اور ان کی جگہ توپ، گولے، بم۔ زہریلی گیسیں اور ڈینامیٹ وغیرہ لے لینگے جنکو بذریعہ ہوائی جہازوں کے مقام مطلوب پر پھینکا جایا کریگا۔ جعلساز نے ان تمام حقیقتوں کو نہ جاننے کی وجہ سے خیال کرلیا۔ کہ آخری زمانہ میں بھی اسلحہ اسی رنگ پر رہینگے جیسا کہ خود آنحضرت صلعم کے رنگ میں تھے۔

یہ بات اس حدیث کے مخترع ہونے پر دلیل قاطع ہے۔ کیونکہ وہ ذات جس پر وحی نازل ہوتی ہے۔ ممکن نہیں کہ ایسی بڑی اور فاش غلطی کا ارتکاب کرے"

ہمارا نوٹ گو ہم اس جملہ بیان سے "کلیۃً" متفق نہ ہوں لیکن تاہم یہ ایک حقیقت باہرہ ہے۔ کہ کہلانے والے مولویوں نے نادان دوست کی طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی رکیک۔ بودہ۔ اور دُور از قیاس باتیں منسوب کرکے اس درخشاں چہرہ کو دُھندلا کر دیا۔ تھا۔ انہی مفاسد کی اصلاح کے لئے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی۔ سو الحمد للہ کہ سمجھدار طبقہ پر یہ حقیقت منکشف ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن لائے۔ کہ برادران یوسف ثانی نفاق کو ترک کرکے اس سے شیر و شکر ہو جائیں۔ آمین ✦ (خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ قادیان)

سلسلہ احمدیہ کی بہترین کُتب

(۱) براہین العقائد ۸ر (۲) معارف القرآن ۸ر (۳) مقصد مذہب ۳ر (۴) سلسلہ احمدیہ و تصوف ۵ر (۵) اہل بہا کی شریعت جدیدہ ۶ر (۶) کمالات احمدیہ ۶ر (۷) مباحثہ سرگودہ ۶ر (۸) التشریح الصحیح فی نزول المسیح ۶ر (۹) الاستخلاف ۴ر (۱۰) آسمانی گولہ ۱ر (۱۱) اسلامی قادر مطلق اور آرین سرد شکتیمان ۱ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال جواب

(مسٹر رائز سے)

۱۔ سب سے بڑا ثبوت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا خود اس کی ذات ہے۔ دنیا میں کوئی چیز اپنے آپ سے زیادہ اپنی ذات پر شاہد نہیں ہوتی۔ سورج کا سب سے بڑا ثبوت سورج کا طلوع ہے۔ چاند کا سب سے بڑا ثبوت چاند کا وجود ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بھی خدا اسکا اپنا وجود ہے۔ وہ ہر زمانہ میں اپنے آپ کو اپنے کلام اور اپنے نشانات سے ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اگر کوئی زمانہ بھی ایسا آجائے کہ جس میں خدا تعالیٰ اپنی ذات کو خود بخود ظاہر نہ فرمائے تو یقیناً اُس زمانہ کے لوگوں کے اوپر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی صحیح حُجّت نہیں ہوسکتی اور ان کی کمزوریٔ ایمان پر کوئی گرفت نہیں کی جا سکتی۔ اصل ثبوت تو یہی ہے لیکن اگر ثبوت سے آپکی مراد مشاہدہ تجربہ ہے تو میرے نزدیک سب سے بڑا ثبوت جسے قرآن کریم نے پیش کیا ہے یہ ہے کہ تمام کائنات عالم میں ایک نظام اور ترتیب پائی جاتی ہے۔ اور ہزاروں اور اربوں میل کا فاصلہ مختلف اشیاء عالم میں پایا جاتا ہے لیکن ان سب کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور ہر ایک چیز دوسری چیز کے مطالبے کا جواب معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ نظر اُٹھا کر دیکھو کہیں بھی تمھیں دنیا میں ایسی چیز نظر آتی ہے جو کہ ضرورت کو پورا کرنے والی نہیں۔ خواہ کتنا بھی غور کرو۔ ہر ایک چیز کسی ضرورت کو پورا کرنے والی اور کسی سوال کا جواب معلوم دیگی۔ اور کوئی طبعی ضرورت ایسی نظر نہ آئیگی جسکا پورا کرنے کا سامان اس وسیع عالم میں کہیں نہ کہیں موجود نہ ہو۔ اور یہ نظام اور ترتیب بغیر کسی انتظام کرنیوالے اور مرتب کے ہرگز ممکن نہیں۔ دنیا میں ایک چیز اتفاق سے ہوسکتی ہے۔ دو چیزیں اتفاق سے ہوسکتی ہیں۔ تین چیزیں اتفاق سے ہوسکتی ہیں۔ بلکہ ہزاروں چیزیں اتفاق سے ہوسکتی ہیں۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ ان گنت چیزیں غیر محدود فضا میں پھیلی ہوئی ہوں اور وہ ساری کی ساری ایک نظام اور ایک ترتیب میں پروئی ہوئی ہوں اور ہر ایک دوسری چیز کا سہارا اور اُسکے قیام کا باعث ہو اور تمام کی تمام ایک دوسری کی طبعی ضرورت کو پورا کرنے والی ہو۔ اور پھر یہ خیال کر لیا جائے کہ سب کچھ آپ ہی آپ ہو۔ اور اس نظام کا بنانیوالا اور ترتیب کرنیوالا کوئی اور وجود نہیں تھا۔ یہ فرض ایسا ہوگا کہ اُسے عقلِ سلیم تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی ؀

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲ - دوسرے سوال کے پہلے حصے کا جواب پہلے سوال کے جواب میں آچکا ہے - الہام سب سے زیادہ یقینی اور قطعی ثبوت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ہے - اور یہ اعتراض کہ اگر الہام الٰہی ثبوت ہے تو اسقدر لمبے لمبے فاصلے کے بعد الہام کیوں ہوتا ہے ہرگز درست نہیں - اسلئے کہ الہام ہرگز لمبے لمبے فاصلے کے بعد نہیں ہوتا بلکہ متواتر اور ہر زمانے میں دنیا کے مختلف لوگوں کو الہام ہوتا رہتا ہے - فاصلے پر صرف الہام رسالت نازل ہوتا ہے اور رسالت ایک خاص عہدہ ہے جسپر اُسی وقت کسی شخص کو مقرر کیا جاتا ہے جب اس عہدے کے اجراء کی ضرورت پیش آئے - یہ ضروری نہیں کہ الہام صرف رسول ہی کو ہو - الہام دوسروں کو بھی ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے - اور وہ الہام جو دوسروں کو ہوتے اور ہو سکتے ہیں ہر زمانے میں نازل ہوتے رہتے ہیں - جسوقت لوگ اسقدر گندے ہو جاتے ہیں - کہ وحی الٰہی ان پر نازل ہونے سے تنفّر کرتی ہے اُسوقت خدا تعالیٰ کا رسول بھیجدیا جاتا ہے - جو لوگوں کے اندر ایک تغیّر پیدا کرکے انہیں الہام الٰہی کا مورد ہونیکا اہل بنا دیتا ہے اور پھر الہام کا سلسلہ پہلے کی طرح جاری ہو جاتا ہے -

یہ کہنا کہ صرف تھوڑے سے لوگوں کو الہام کیوں ہوتا ہے - یہ اعتراض بھی دو وجہ سے درست نہیں - ایک تو اسلئے کہ اگر دنیا کے لوگوں سے سوال کیا جائے کہ انکو عمر بھر میں سچے خواب یا الہام ہوئے ہیں یا نہیں تو اکثر حصّہ آبادی کا ایسا ہی نظر آئیگا جنکو کوئی نہ کوئی سچی خواب یا الہام ہو چکا ہے پس یہ کہنا کہ کم لوگوں کو خواب یا الہام ہوتا ہے درست نہیں - لیکن اگر اس بات کو تسلیم بھی کرلیا جائے کہ الہام کی ایک قسم یعنی قطعی اور یقینی الہام دنیا میں کم ہی لوگوں کو ہوتا ہے - تو بھی یہ دلیل کہ چونکہ الہام کم لوگوں کو ہوتا ہے اسلئے وہ یقینی ثبوت خدا تعالیٰ کی ہستی کا نہیں ہو سکتا درست نہیں - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ نیچر کے بہت سے نظارے بھی بڑے بڑے فاصلے پر اور محدود جگہوں پر ظاہر ہوتے ہیں لیکن باوجود اسکے انکی سچائی اور حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عظیم الشان تغیرات نیچر ہمیشہ فاصلہ پر اور محدود ہی ہُوا کرتے ہیں - اور انکی عظمت اور ان کا جلال انکی وسعت کی کمی کا ازالہ کر دیتا ہے ؛

۳ - حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکے ساتھی کا واقعہ جو سورہ کہف میں بیان ہُوا ہے حقیقت ایک کشف ہے خود قرآن کریم کی عبارت سے ظاہر ہے کہ وہ ایک کشف ہے - مثلاً اسکے اندر یہ بیان ہے کہ انہوں نے کشتی کے تختے کو اسلئے توڑ دیا کہ بادشاہ انپر قبضہ نہ کرلے - اب ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات ہے کہ جس کشتی کے تختے ٹوٹے ہوئے ہوں وہ جسمانیات میں پانی میں چل نہیں سکتی بلکہ اسے فوراً غرق ہو جانا چاہیئے۔ پس درحقیقت یہ عالم کشف کا ایک نظارہ تھا۔ اسقدر مختصر جگہ میں ایسے وسیع مطالب پر مشتمل رکوع کو تفصیلاً بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ بتایا جا سکتا تھا کہ اس واقعہ میں مختلف امور ایسے ہیں جو اس واقعہ کے کشف ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اقوال سے بھی بعض اشارات ایسے پائے جاتے ہیں جن سے اس واقعہ کا کشف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کشف میں ان واقعات کی طرف اشارہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آنیوالے تھے۔ کشتی کو ایسی حالت میں بدل دینے سے جس میں غرق ہونے کا خطرہ ہو مراد حضرت موسیٰؑ کا اپنی قوم کو ایسی حالت میں ڈالدینا ہے کہ جس سے لوگوں کی نظر میں اس قوم کا غرق ہو جانے کا احتمال تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس قوم نے کہا کہ کیا تم ہمیں غرق کرنا چاہتے ہو۔ قتل کا واقعہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا اور انہوں نے ایک شخص کو جو کہ ملک اور قوم کے لئے نہائت ہی مضر ثابت ہونیوالا تھا اسکے ایک جرم ہی کی بنا پر سزا دی اور خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت وہ شخص مر بھی گیا۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے اس روحانی خزانہ کی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ سے دنیا میں بھیجا گیا تھا محفوظ کرا دیا اور اسوقت تک اسکی حفاظت کرائی جب تک بنی نوع انسان کی روحانی قابلیتیں اپنی جوانی کو پہنچکر اس قابل ہو گئیں کہ وہ اس روحانی خزانہ سے فائدہ حاصل کر سکیں یعنی ظہور محمدی کا زمانہ آیا۔ والسلام

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

بنگالی راوی ہے کہ صرف سنہ ۱۹۲۷ء کے لئے ہندوستان میں عیسائیت پھیلانے کیلئے ۵۲۶۰ پادری مقرر کیئے گئے ہیں۔ اور اس کام کے لئے سنٹر گروڑ منظور کیا گیا ہے۔ واعظین و مبلغین ۲۲۲۲۷۸۹ یعنی سوا بائیس لاکھ انسانوں کو عیسائیت کا بپتسمہ دے چکے ہیں۔ واعظوں اور مبلغوں کے لئے ایک کالج بھی بنا دیا گیا ہے۔

اے احمدی جماعت! آنکھیں کھول اور دیکھ کہ ہمارا فرض ہم سے کیا مطالبہ کر رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُسوۂ سیّد الانام

بجواب

محمد صاحب از روئے اسلام

(نمبر ۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہلی آیت سو سب سے پہلی آیت جسے اپنے مقصد کے حصول کے لئے میں قرآن مجید سے پیش کرنی چاہتا ہوں۔ وہ وہی ہے جو ان الفاظ میں نازل ہو چکی ظھر الفساد فی البرّ والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون (پ ۲۱ سورۂ روم) کہ زمانۂ جاہلیت میں دنیا کا کوئی حصّہ بھی بدی اور بد چلنی سے بچا ہُوا نہ تھا۔ بلکہ خشکی اور تری ہر دونوں جگہ میں فساد و شقاق رُونما تھا۔ اہلِ کتاب بھی ورطۂ ضلالت میں گر چکے تھے اور غیر اہلِ کتاب بھی۔ اور اِس طرح بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔ عالم بھی اور جاہل بھی۔ بچّے بھی اور بوڑھے بھی۔ غرضکہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ معاصی میں غلطان اور معائب میں خنداں نظر آتے تھے۔

اِس آیتِ کریمہ میں بکمال وضاحت اختصار اور اجمال کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اہلِ عرب کی حالتِ زار بیان کی گئی ہے ؛

دوسری آیت اُس کے بعد دوسری آیتِ قرآنی جسے اِسجگہ میں پیشِ ناظرین کرتا ہوں۔ وہ سورۂ آلِ عمران کی ہے۔ جس میں اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علٰی شفا حُفرۃٍ من النار فانقذکم منھا۔ کذالک یبیّن اللہ لکم اٰیاتہ لعلکم تھتدون۔ (پ ۴) یعنی اے مسلمانو! تم اپنے مولیٰ کی اُس نعمت کو یاد کرو۔ جو اُس نے تم پر ایسی حالتوں میں نازل فرمائی جبکہ آپس میں تم دشمن و اعداء بنے ہوئے تھے۔ اور اپنے اعمالِ بد کی رُو سے کنارۂ دوزخ پر کھڑے تھے۔ مگر اُس فضلِ ربّانی کے نازل ہونے پر تم منصابہ و احبّاء کے رنگ میں تبدیل ہوگئے۔ اور عداوت و دشمنی کو چھوڑ کر مودّت و اُلفت سے رہنے لگ گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ آیت کریمہ بھی بڑے زور سے اسلام کے ماقبل زمانہ پر روشنی ڈالتی اور اسوقت کے حالات کو ہماری آنکھوں کے سامنے لاتی ہے۔

تیسری آیت ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (پ ۲۸) بڑی ہی شان اور عظمت والا ہے وہ خدا جس نے اُمیوں میں سے اپنے ایک رسول کو مبعوث فرمایا۔ جو اُنپر آیاتِ الٰہیہ کو تلاوت کرتا اور انہیں پاکیزہ و مطہر بناتا ہے۔ اور جو انہیں الٰہی کتاب کا علم سکھاتا۔ اور حکمت و دانائی سے معمور کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ تو اس رسول کے آنے سے پیشتر نہایت ہی کھلی اور عمیق گمراہی میں مبتلا تھے یعنی نہ تو آیاتِ الٰہیہ سے واقف۔ اور اُنکی قدر و منزلت کرنے والے تھے۔ اور نہ ہی پاکیزہ و مطہر تھے نہ وہ الٰہی کتاب کا علم رکھتے اور نہ ہی عقلمندی و دانائی سے دوچار ہوتے غرضنکہ اس بات کے محتاج کہ ان کی طرف کوئی خدائی رسول آوے۔ اور انہیں جادۂ ہدایت پر لاوے۔ سو خدا نے اپنا رسول انکی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ؞

چوتھی آیت ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون۔ ان ھم کالانعام بل ھم اضل سبیلا (فرقان پ ۱۹) یعنی کیا تو یہ گمان کئے بیٹھا ہے کہ یہ لوگ کچھ سنتے اور سمجھتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو بالکل چوپائے ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی بدتر۔ پس یہ کیونکر سمجھیں گے۔ اور کس طرح حق بات کو قبول کرینگے ؞

پانچویں آیت پھر خود قرآن مجید میں بعض خاص موقعوں پر اُس زمانہ کو زمانۂ جاہلیت کا خطاب دیا گیا ہے۔ اور صاف طور پر اُن افعال سے منع کیا گیا ہے۔ جنکو وہ لوگ کیا کرتے اور اُنپر کاربند رہا کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا۔ افحکم الجاھلیۃ یبغون۔ ومن احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون۔ (پ ۶ سورہ مائدہ) یعنی کیا اب بھی زمانۂ جاہلیت جیسا حکم چاہتے ہیں۔ درانحالیکہ خود اللہ سے بڑھکر اور کس سے بہتر یقین و ایمان رکھنے والی قوم کے لئے کوئی بھی حکم کرنیوالا نہیں۔

پھر اُمہات المؤمنین کو بعض احکام دیتے ہوئے فرمایا۔ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ (پ ۲۲ سورۂ احزاب) کہ زمانۂ جاہلیت جیسے بناؤ سنگار نہ رکھا کرو۔ بلکہ گزین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جارج برینڈیس کے قلم سے شائع ہوئی ہے اس کتاب میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ

یسوع مسیح کوئی شخص فی الحقیقت تھا ہی نہیں

اور اس طرح پر تاریخی حیثیت سے عیسویت کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا گیا ہے ڈاکٹر موصوف کے نکتہ خیال سے جیزز کرائیسٹ کے نام سے کبھی کوئی شخص دنیا میں موجود نہ تھا یہ بعد کی ایجاد اور محض فسانہ ہے۔ ڈاکٹر کے خیال کے موافق یہ ساری کارستانی پولوس صاحب کی ہے جو یسوعیت کا خالق ہے وہ انجیل کے فسانہ نگاروں کو گمنام مصنف کہتا ہے جنہوں نے کبھی یسوع کو دیکھا نہیں۔

میں نے اپنے خطوط میں اس حقیقت کو مبرہن کیا ہے کہ یوماً فیوماً عیسائیت خود بخود بحیثیت مذہب اور عقیدہ کے مغلوب ہو رہی ہے اور مذہبی آفتاب اب مغرب کی دلدل میں ڈوب رہا ہے۔ لیکن کیا ہم ان خبروں اور ان حالات کو پڑھ کر محض اس سے خوش ہو جائینگے کہ الکفر [illegible] یہ بُت خود بخود پاش پاش ہو رہا ہے؟ میں نے اس مذہبی جنگ کی خبر کو محض عجوبہ یا فسانہ کے طور پر نہیں لکھا۔ میں ان حالات کو مشاہدہ کرتا ہوں۔ اور جماعت احمدیہ کے کام کے دائرہ کی وسعت کو وسیع اور اسکے مشکلات کو بڑھتے ہوئے پاتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ کسی عظیم الشان قصر کی تیاری کے لئے پرانی اور بوسیدہ عمارتوں کو صاف کر دینا ضروری ہے اور کوئی لوح جب تک صاف نہ ہو جائے اسپر نیا نقش آپ نہیں کر سکتے۔ مگر یہ سیلاب عظیم جو فی الحال عیسویت کے خلاف سمجھا جاتا ہے اس رنگ میں پیدا کیا گیا ہے کہ

مذہب کی طرف التفات ہی نہ رہے

ایسی صورت میں ہمارا کام مذہب کی ضرورت اور اسلام یا احمدیت کی ضرورت ثابت کرنا ہو جاتا ہے، جو لوگ خدا کو تین مانتے ہیں انکو ایک خدا کی طرف لے آنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہو سکتا لیکن سرے سے خدا کے منکروں کو خدا ہے اور ایک ہے منوانا ہوگا۔ میں اچھی طرح یاد رکھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہتوں کو یاد ہوگا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک مرتبہ ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ:-

"یہ جنگ ہم کو بہت بڑا سبق دیتی ہے اور وہ تمام تدابیر مدافعت و اقدام ہمارے لئے قابل غور ہیں اسلئے کہ ہم خود بھی ایک میدان جنگ میں ہیں اور اصول دونو جنگوں میں ایک ہی کام کرتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھو۔ اور زکوٰتیں دو۔ اور خدا اور اُسکے رسول کی اطاعت کا شیوہ اختیار کرو۔ پس اِن آیاتِ قرآنیہ پر تدبّر اور اوراقِ گذشتہ کے مطالعہ سے ہر ایک شخص اِس امر کا بخوبی پتہ چلا سکتا ہے کہ اسلام کے ماقبل زمانہ میں اہلِ عرب کن اخلاق و عادات کے وارث تھے۔ اور وہ کن تباہ کُن سیّئات میں جکڑے پڑے تھے۔

اور مَیں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جس نے بھی میری اِن تحریرات کا مطالعہ کیا۔ اور تعصّبات سے الگ ہوکر اُنکو بنظرِ امعان پڑھا۔ وہ یقیناً پادری صاحب کے اوہام کا ازالہ کر سکیگا۔ اور اس بات کو نہایت جرأت اور دلیری سے پیش کر سکیگا۔ کہ فی الواقع اہلِ عرب اپنی حالتِ زار کی بناء پر ایک رسول اور نبی کے سخت حاجتمند تھے۔ جو اُنکی اصلاح میں سعی کرتا۔ اور اُنکو سفلی مقام سے اُٹھاتے ہوئے آسمانِ روحانی کے بلند ترین بام تک جا پہنچاتا۔ اور جو انہیں محبتِ الٰہی میں گداز کرتے ہوئے اور اُس کے عشق کی مے سے اُنہیں مدہوش بناتے ہوئے تقربِ باری تعالےٰ میں بڑھاتا۔ اور جبکہ اِس بات کو بدلائل ثابت کر دیا گیا۔ تو یقیناً مصنّفِ رسالہ کے گذشتہ تمام دلائل کا نتیجہ اولی کمزور ہو کر نظروں سے گر گیا۔ اور اس طرح پھر یہ علی الاعلان واضح اور ظاہر ہو گیا۔ کہ وہ زمانہ تو خود اپنی زبانِ حال سے العطش پکار رہا تھا۔ اور بھوک اور پیاس سے تلملا اُٹھا تھا۔ پھر تمھیں کیا ہُوا کہ جب خدا نے خود اُن کے لئے مائدۂ آسمانی نازل فرما دیا۔ تو تم یہ کہنے لگ گئے کہ وہ تو پہلے سے ہی سیر تھے۔ اور کھانے سے لا پرواہ۔ اے گروہِ معترضین! اگر اُس زمانہ پر آپ لوگ توجہ فرمائیں۔ جبکہ ابھی اُن میں خدا کا فرستادہ اور اسکا مقدس رسول مبعوث نہ ہوا تھا۔ اور پھر اُسوقت کے حالات کا مطالعہ کریں۔ اور چشمِ انصاف سے اُنہیں دیکھیں۔ تو مَیں بلا کسی روک اور اوٹ کے یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ آپ لوگوں کا ضمیر آپکو اسی بات کی طرف ہدایت دیگا کہ اُنہیں آپ امراضِ روحانی میں گرفتار مریض سمجھیں۔ اور اُنہیں کسی خدائی طبیب کا محتاج تصوّر کریں۔ اور ہرگز کسی ایسی بات کی طرف نہ جائیں کہ اُنہیں رسول کی کونسی حاجت تھی۔ اور کیا ضرورت۔ بلکہ ایسے کہنے والے کو یقیناً آپ خاطی اور قصوروار سمجھیں۔ اور اِس بات کو اُسکی کمیٔ علم سے منسوب کریں *

مَیں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر ایسے حالاتِ ناشائستہ میں بھی کسی نبی کی اہلِ زمانہ کو ضرورت نہیں پڑتی۔ تو پھر وہ کونسا موقع ہے۔ جبکہ الٰہی رسول دنیا کی اصلاح کے لئے آتے۔ اور انکی درستگی کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ کیا مرنے اور فوت ہونے کے بعد۔ اور کیا فنا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتقال کے بعد جبکہ اُنپر یہ شعر صادق آئے ؎

جب مر چکے تو آئے ہمارے مزار پر ؞ پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں۔ اور اگر وہ معیار جس کا ذکر پیچھے گذر چکا ہے غلط نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ کس لئے جبکہ آنحضرت رسول اسی سُنّت اور اسی معیار۔ اسی طریق اور اسی نہج پر آیا۔ تو آپ لوگ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ کہ زمانہ بڑا پاک ہے۔ لوگ بڑے متقی ہیں۔ بسنے والے پاکیزہ اور نیک چلن ہیں۔ پھر کیوں رسول آیا۔

نتیجۂ دوم کی تردید

اب اس نتیجۂ اولیٰ کے بُطلان کے بعد میں اُن کے اُس دوسرے نتیجہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ جن کو پادری صاحب کے دلائل سے اخذ کیا جا سکتا ہے۔ اور جسکو میں تحریر بھی کر چکا ہوں۔ یعنی یہ کہ زمانہ پہلے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنے کو طیار تھا۔ اور وہ اُنہی باتوں کا خواہشمند تھا۔ جنکی جانب ہمارے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو بلایا۔ پس کوئی خوبی ثابت ہوئی۔ اور کسطرح معجزانہ تائید اور معجزانہ نصرت کہلائی۔

سو اسکے متعلق یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اہلِ عرب کبھی بھی حق قبول کرنیکو تیار نہ تھے اور وہ ہرگز سچائی اور صداقت سے موانست نہ رکھتے تھے۔ بلکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں وہ مختلف قسم کے معاصی اور ہزاروں قسم کی سیئات میں جکڑے پڑے تھے۔ نہ صرف یہ کہ وہ بدیوں کا ارتکاب کرتے بلکہ اُن میں ایک اور سر در محسوس کرتے۔ وہ ایک مُدّت سے بدیہ افعال ناقصہ کو اپنے اعمال کا جامہ پہناتے ہوئے یوں ہو چکے تھے۔ کہ گویا بدیاں اور بُرائیاں اُنکی طبیعت ثانیہ بن گئیں۔ اور بیہودہ اور ناقابلِ بیان افعال اُنکی زندگی کا لازمہ قرار پا گئے۔

پھر یہ بھی تو دیکھو۔ کہ رسول کریم صلعم پیغامِ حق لیکر آتے ہیں۔ لوگوں کو شفقت اور محبّت سے اُسکی دعوت دیتے ہیں۔ کچھ اجر اور مزدوری نہیں مانگتے۔ بلکہ صرف اور صرف یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح پنجۂ ضلالت سے یہ بچ جائیں۔ اور گمراہی اور تاریکی سے یہ نکل آئیں۔ مگر سارے کا سارا عرب یکجان ہو کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور مخالفت اور معاندت کو اپنا فرض قرار دیتا ہے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی۔ عالم بھی اور جاہل بھی۔ بچّے بھی اور بوڑھے بھی۔ غرضکہ کوئی متنفّس بھی ایسا نہیں رہتا جو اس مقدّس انسان کو مٹانے اور اسکو تباہ اور برباد کرنے کی کوشش نہ کرتا ہو۔ اُسوقت کے تمام انسان باوجود صدہا اختلافات کے اُس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مٹانے پر متحد ہو گئے۔ اور باوجود کئی بغضوں اور کینوں کے اُسکے تباہ کرنے کے لئے بھائی بھائی بن گئے۔ وہ اکیلا اور تنہا انسان تھا۔ پھر بے کس اور بے بس۔ بلا ہتھیار اور بلا کسی ظاہری مدد کے۔ مگر دوسری جانب سارے کا سارا عرب اپنی تمام طاقتوں اور اپنی تمام قوتوں کے گھمنڈ اور فخر میں۔

اب بتلاؤ۔ اور مجھے کسی طرح یہ سمجھاؤ۔ کہ اگر وہ اتنی ہی مؤانست اور تعلّق رکھتے تھے۔ اور اگر وہ سچائی کے اُتنے ہی دلدادہ اور خواہشمند تھے۔ جتنے کا اظہار ہمارے پادری صاحب نے کیا۔ اور یا اُن کے دلائل سے مترشح اور ظاہر ہُوا۔ تو پھر کس لئے وہ اہلِ عرب ہاں سارے کے سارے عرب اسکی مخالفت میں یکجان ہو گئے۔ اور اُسکے تباہ کرنے میں متحد۔ کم از کم میری عقل اور میرا فہم مجھے ہرگز یہ کہنے نہیں دیتا۔ کہ کوئی محبّت بھی رکھے اور پُر زور مخالفت بھی کرے۔ کوئی تائیدی پہلو بھی لے۔ اور عداوت و دشمنی پر بھی اپنی کمر کسے۔ کوئی عاشق بھی کہلائے۔ اور پھر قاتل بھی بنے۔ نور اور ظلمت تو کبھی یکجا نہیں ہو سکتے۔ پھر کس طرح اہلِ عرب قبولِ حق کے لئے طیار تو ہوں۔ مگر مخالفت اور عداوت میں بھی لا نظیر ہوں۔ میں نے تو کبھی نہیں دیکھا۔ کہ سورج چڑھے اور رات باقی رہے۔ لیمپ جلے اور اندھیرا اٹھیرا رہے اور نہ ہی ایسا میں نے کبھی سُنا۔ پس یہ میری سمجھ اور میری عقل سے تو بالا بات ہے کہ اہلِ عرب حق کے پیاسے بھی ہوں۔ غلامی میں آنے کو طیار بھی ہوں۔ اطاعت کا جُوا اُٹھانے کے خواہشمند بھی ہوں۔ مگر دشمنی اور عداوت میں بھی ہر ممکن سے ممکن کوشش کرتے ہوں اور اس طرح اپنی حق جوئی اور حق پسندی کا اظہار کرتے ہوں۔

مگر یہ بھی میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ بعض ایسے بھی عیسائی مصنّف ہیں۔ جو ہرگز ہمارے پادری صاحب کے اس خیال کی تائید میں نہیں۔ بلکہ وہ اسے غلط اور نا درست سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اُن میں سے ایک قابلِ قدر مصنّف سر ولیم میور ہیں جنہوں نے صاف طور پر یہ لکھ دیا ہے کہ :-

"محمد (صلعم) کی جوانی کے ایّام میں جزیرہ نمائے عرب کی حالت کسی تبدیلی یا ترقی کے قبول کرنے کے لائق نہ تھی۔ شاید اس سے پہلے کسی زمانہ میں اِن لوگوں کی اصلاح سے اسقدر نا امیدی پیدا نہیں ہوئی جیسی آپ کے وقت میں بعض اوقات جب ایک سبب کو ایک نتیجہ کے پیدا کرنے کے لئے ناکافی سمجھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیا جاتا ہے۔ تو اسکے لئے اور وجوہ اکٹھے کیئے جاتے ہیں۔ مثلاً (حضرت) محمد (صلعم) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انکا تھا۔ کہ ساتھ ہی سارے کا سارا عرب ایک نئے اور روحانی ایمان کے لیئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ عرب اُسوقت ایک بڑی بھاری تبدیلی کے لئے جوش میں تھا۔ اور اُسکے قبول کرنیکے لئے بالکل طیار تھا۔ ہمارے نزدیک جب ٹھنڈے دل کے ساتھ اسلام سے پہلے کی تاریخ کا ہم مطالعہ کریں۔ تو تاریخ اس نتیجہ کو جھٹلاتی ہے"۔

ایک دوسرے موقع پر بھی وہ تحریر کرتے ہیں کہ :۔

"(آنحضرت صلعم) کی بعثت سے پہلے عرب کی حالت مذہبی تبدیلی کے قبول کرنے سے ایسی ہی دُور پڑی تھی۔ جیسے باہمی اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے سے دُور تھی"۔ (لائف آف محمدؐ صلعم)

غرضکہ یہ بات بھی اُسی طرح ضعیف اور کمزور ٹھیری جیسا کہ انکا پہلا نتیجہ ناقابلِ تسلیم رہا۔ کیونکہ اور دلائل کے علاوہ خود صفِ اعداء میں سے کسی کا ہمارے ساتھ اتحاد رکھنا اور اس کا ہمارے حق میں فیصلہ دے دینا ایک ایسی بڑی کامیابی ہے کہ اس سے بڑھکر ممکن نہیں۔ اور اسی لئے تو لوگوں نے کہا ہے الفضلُ ما شھدت بہ الاعداء کہ اصل حق بات وہی ہے جس خود دشمن اقرار کرے اور اُسے مانے۔

رسول کریم صلعم کی قوّت قدسیہ کا عظیم الشان اثر پھر اس وقت میں کسی اور اعتراض کو لینے سے پیشتر۔ یا انہی اعتراضات کا علیحدہ علیحدہ جواب دینے سے قبل۔ اس امر کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ باوجود یکہ اہل عرب اپنے ظاہری حالات کی رو سے ہدایت و رشد سے کوسوں دُور تھے۔ اور گو وہ کبھی بھی اصلاح اور درستگی کی طرف مائل نہ ہوئے تھے۔ اور گو انکے متعلق اس سفلی دنیا اور اُسکے اسباب پر نگاہ رکھنے والا انسان کسی وقت بھی یہ امید نہ کر سکتا تھا۔ کہ یہ بھی کبھی انسانوں میں بلکہ باخدا اور خدا نما انسانوں میں جا ملینگے۔ مگر یہ رسولِ کریم صلعم کی قوت قدسیہ اور آنحضورؐ کی توجہ اور دعاؤں کا اثر تھا۔ جو خدا نے آپؐ ہی کے ذریعہ عرب کی کایا پلٹ دی۔ جنہی انہی کو جو ہزاروں قسم کی بدیوں میں مبتلا تھے۔ نیکیوں اور تقویٰ کا جامہ پہنا دیا۔ اور وہ جو خدا سے دُور پڑے تھے۔ انہیں اُس محبوب ازلی سے ملا دیا۔

ہمارے آقا و مطاع جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک کتاب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِس عظیم الشان کامیابی کا نہایت ہی پُر زور الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُسی کو اس موقعہ پر درج کر دیا جائے۔ تا آپ لوگ اُس معجزانہ تائید اور غائبانہ نصرت سے اچھی طرح آگاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جائیں۔ جو حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق خدائے ذوالجلال نے دنیا پر ظاہر فرمائی حضورؑ اپنی کتاب پیغامِ صلح میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"عرب کا ملک اُس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ بمشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے۔ کونسی بدی تھی جو اُن میں نہ تھی اور کونسا شرک تھا۔ جو اُن میں رائج نہ تھا۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا۔ انکا کام تھا۔ اور ناحق کا خون کرنا انکے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا۔ جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے۔ یتیم بچوں کو قتل کر کے انکا مال کھا لیتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ گور کرتے تھے۔ زناکاری کے ساتھ فخر کرتے۔ اور علانیہ اپنے قصیدوں میں اُن گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے۔ شراب خوری اس قوم میں اس کثرت سے تھی۔ کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا۔ اور قماربازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ حیوانوں کی عار تھی۔ اور سانپوں اور بھیڑیوں کی ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلعم انکی اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے انکے دلوں کو صاف کرنا چاہا۔ تو اُن میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی پیدا ہو گئی۔ کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان۔ اور مہذب انسان سے باخدا انسان۔ اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دُکھ کو برداشت کیا۔ وہ انواع اقسام کی تکالیف سے عذاب دیئے گئے۔ اور سخت بیدردی سے تازیانوں سے مارے گئے۔ اور جلتی ہوئی ریت میں لٹائے گئے۔ اور بھوکے اور پیاسے رکھ کر ہلاکت تک پہنچائے گئے۔ مگر انہوں نے ہر ایک مصیبت کے وقت آگے قدم رکھا۔ اور بہتیرے اُن میں ایسے تھے۔ کہ انکے سامنے اُنکے بچے قتل کیئے گئے۔ اور بہتیرے ایسے تھے۔ کہ بچوں کے سامنے وہ سولی دیئے گئے۔ اور جس صدق سے اُنہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دیں۔ اُسکا تصور کر کے رونا آتا ہے۔ اگر انکے ہونٹ یہ خدا کا تصرف اور اسکے نبی کی توجہ کا اثر نہ تھا۔ تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے انکو اسلام کی طرف کھینچ لیا۔ اور ایسا فوق العادت تبدیلی پیدا کر گئی انکو ایسے شخص کے آستانہ پر گرنے کی ہمت دی۔ کہ جو بیکس اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکے کی گلیوں میں اکیلا اور تنہا پھرتا تھا۔ آخر کوئی روحانی طاقت تھی جو انکو سفلی مقام سے اٹھا کر اوپر کو لے گئی۔ اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اکثر اُن کے اُنکی کفر کی حالت میں آنحضرت صلعم کے جانی دشمن اور آنجناب کے خون کے پیاسے تھی۔ پس میں تو اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں سمجھتا۔ کہ کیونکر ایک غریب۔ مفلس۔ تنہا۔ بیکس نے اُنکے دلوں کو ہر ایک کینہ سے پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا۔ یہاں تک کہ وہ فخریہ لباس پھینک کر اور ٹاٹ پہن کر خدمت میں حاضر ہو گئے۔"

(پیغامِ صلح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایران میں اشاعتِ اسلام جبر سے نہیں بلکہ امن سے ہوئی

(اخبار ملاپ کے بے بنیاد اعتراض کا جواب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بریڈلا ہال لاہور والی بصیرت افروز تقریر میں آریوں کے اس طعن کا جواب دیتے ہوئے کہ اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے اور اسی لئے مسلمانوں نے دیگر اقوام پر مذہب کے نام تشدد روا رکھا بہت سی نئی۔ اچھوتی اور لاجواب تو ایسی دلائل بیان فرمائیں کہ جن سے ان لوگوں کا اسلام اور مسلمانوں پر کوئی اعتراض رہتا ہی نہیں۔ ان بیش بہا دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی تھی کہ:۔

جبر کی تردید میں ایک لاجواب دلیل

"تیسری بات جو جبر سے پیدا ہوا کرتی ہے وہ وطن کا چھوڑنا ہے لوگوں پر جب جبر ہوتا ہے تو وہ اگر مذہب تبدیل نہیں کرنا چاہتے اور مذہب کو چھپا کر بھی رکھنا گوارا نہیں کر سکتے۔ تو اپنے وطن کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر کیا ہندوستان میں ایسی صورت کبھی پیدا ہوئی۔ یا ایسی ضرورت یہاں کے باشندوں کو کبھی محسوس ہوئی؟ ہندوستان تو ہندوستان تمام اسلامی ممالک میں سے کسی میں بھی ایسی صورت اور ایسی ضرورت کبھی نہیں پیدا ہوئی۔ وہ لوگ جن پر جبر ہو رہا ہوتا ہے۔ اپنے آپکو بچانے کے لئے جہاں موقع ملے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ رومیوں نے جب مسیحیوں پر جبر کرنے شروع کئے تو مسیحی ایک پہاڑ کی غاروں میں چلے گئے یہ غاریں ایک سو میل لمبی ہیں اور ایسی ہیں جیسے کمرہ در کمرہ مکان بنائے جاتے ہیں انکو (Catacomb) کہتے ہیں۔ اور میں نے انکو دیکھا ہے۔ جب مسیحیوں پر رومیوں کی طرف سے ظلم ہوتے تو وہاں رہ کر اپنی جانیں بچاتے۔ کیا اسکی کوئی مثال ہندوستان میں ملتی ہے۔ ہندوستان کو چھوڑ کر تمام اسلامی ممالک پر بھی نظر ڈالی جائے تو وہاں بھی ایسی مثال نظر نہیں آتی۔ جب ایسی کوئی مثال نہیں ملتی تو پھر یہ کہنا کہ اسلام نے جبر کیا اور بزور تلوار پھیلا۔ اسلام اور اسلام کی پاک تعلیم پر جو امن کی تعلیم ہے غلط الزام لگانا ہے۔ پس جبکہ ہندوستان میں ایسا نہیں ہوا۔ اور لوگوں کو مسلمانوں کی طرف سے مذہب نہیں چھوڑنا پڑا تو ہندوستان میں جبر بھی نہیں ہوا۔" (الفضل)

یہ اور اس طرح کی اور بھی بہت سی یقینی دلائل حضور انور نے بیان فرمائی تھیں کہ جن پر اگر مخالف بالطبع اور تعصب سے الگ ہو کر سماجی دوست غور کرتے تو انہیں آئندہ کے لئے اس طعن کا ذکر زبان پر لانے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی۔ کیونکہ حضور کی بیان کردہ دلائل ایسی اٹل مضبوط اور یقینی ہیں کہ جنکا رد کرنا حقیقت میں مخالفین کے حیطۂ امکان سے قطعی باہر ہے۔

مگر چونکہ بعض انسان صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ کے بھی مصداق ہوتے ہیں۔

جن میں سے ایک ایڈیٹر صاحب ملاپ بھی ہیں اسلئے انہوں نے حضور کی اس لطیف و بے نظیر تقریر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے اُلٹا اسکے اثر کو زائل کرنیکی سعی کا کام کرتے ہوئے ایک آرٹیکل لکھنا ضروری سمجھا۔ جس میں حضور کی دلائل کا رد کرنیکی بجائے اِدھر اُدھر کی بہت سی واہی تباہی اور قطعی بے تعلق باتیں لکھ ماریں۔ حالانکہ انپر واجب تھا کہ جب وہ حضور کی تقریر پر ریویو کرنے بیٹھے تھے تو ان دلائل کا تواریخی واقعات سے رد کرتے جو کہ حضور نے جبر کے اعتراض کو رد کرنے کے لئے بیان فرمائی تھیں نہ کہ غیر ضروری اور بے معنی باتیں لکھ کر سُرخرو ہوجاتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حضور کے زبردست طرز استدلال اور یقینی واقعات پر مبنی نتائج کو رد کرنیکے لئے طبیعت پر زور تو بہت مارا اور تواریخی اوراق کو بہت کچھ اُلٹا پلٹا۔ مگر کام کی بات انہیں نہ مل سکی۔ اور حضور کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے ایسی کوئی نظیر پیش نہ کر سکے کہ جس سے معلوم ہو سکتا کہ ہندوستان کے فلاں علاقہ کی فلاں قوم مسلمانوں کے مذہبی تشدد کو برداشت نہ کر کے کسی دوسری جگہ نقل مکان کر گئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ بجائے ہندوستانی تواریخ سے کوئی واقعہ پیش کرنے کے ایران کے پارسیوں کی نقل مکانی کا تذکرہ زبان پر لائے اور بغیر سمجھے بوجھے اور اصل حقیقت سے واقفیت حاصل کیئے۔ لکھ مارا کہ:۔

ایڈیٹر ملاپ کا اعتراض } "مرزا صاحب نے جو نظائر پیش کیں ان میں ایران سے پارسیوں کی ہجرت کا تذکرہ مصلحتاً نظرانداز کر دیا گیا" (ملاپ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء صفحہ ۳)

جس کا مطلب یہ ہے کہ عرب۔ شام۔ روم۔ مصر۔ افریقہ۔ سپین اور اسی طرح افغانستان و ہندوستان وغیرہ میں تو مسلمانوں نے دوسری قوموں پر کوئی اور کسی قسم کا مذہبی جبر نہیں کیا ہاں ایران میں ایسا ضرور ہوا۔ گویا یہ لکھ کر انہوں نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ وہ اور انکے دیگر ہم خیال جو ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں پر تشدد کا الزام لگایا کرتے ہیں وہ درحقیقت غلط اور نرا بہتان ہے۔

لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جس طرح دیگر ممالک میں مسلمانوں نے غیر اقوام پر کسی قسم کا مذہبی تشدد نہیں کیا اسی طرح ایران میں بھی مذہب کے نام پر کسی کو دُکھ نہیں دیا اور نہ بزور شمشیر کسی کو مسلمان بنایا یا بنانے کی کوشش کی۔ بلکہ جس طرح دیگر ممالک کی رعایا اسلامی جھنڈے تلے امن و امان سے رہتی بستی رہیں اسی طرح ایران میں بھی ہوا۔ کیونکہ اگر ایران میں مسلمان جبر سے کام لیتے۔ پارسیوں کو دُکھ دیتے۔ انپر تشدد کرتے۔ اور تلوار کا خوف دلا کر انہیں زبردستی مذہب چھوڑنے اور اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور کرتے تو کیا یہ ممکن تھا کہ آج بھی ہزاروں کی تعداد میں پارسی وہاں نظر آتے؟

پس پارسیوں کے متعلق یہ کہنا کہ ان پر مسلمانوں نے کوئی جبر کیا۔ غلط ہے۔ بلکہ اگر ذرا تاریخ کا احتیاط سے مطالعہ کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ایران کے باشندوں نے اسلام اگر قبول کیا تو برضا و رغبت اور دلی خوشی سے نہ کہ تلوار اور قہر سے ڈر کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جبر کی تردید میں پروفیسر آرنلڈ کی گواہی

ممکن ہے ہمارے جواب کو پڑھ کر ایڈیٹر صاحب ملاپ کو یقین نہ آئے اسلئے ہم ذیل میں پروفیسر آرنلڈ کی کتاب پریچنگ آف اسلام سے چند اقتباس درج کرتے ہیں جن کا مطالعہ بتلائیگا کہ دیگر ممالک کی طرح ایران میں بھی اسلام کی اشاعت امن و امان سے ہوئی اور وہاں مسلمانوں کی طرف سے غیر مذاہب کی رعایا پر مذہب قبول کروانے کے لئے کسی قسم کی سختی یا تشدد نہیں کیا گیا۔ بلکہ انکو پارسیوں کے مذہبی جور و جبر سے بچایا گیا جس میں کہ وہ صدیوں سے مبتلا تھی۔ پروفیسر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:۔

ظہور اسلام سے قبل زردشتیوں کا غیروں پر ظلم

"جب ایرانی فوجوں کو اہل عرب سے شکستیں پہنچیں تو ایران کی رعایا نے دشمن کا مقابلہ نہ کیا۔ دولت ساسانیہ کے اخیر بادشاہوں کے زمانہ میں سخت طوائف الملوکی پھیلی تھی۔ اور رعایا کو اپنے بادشاہوں سے اسلئے اور علیحدگی ہو گئی تھی کہ زردشتی مذہب سے جو شاہی مذہب تھا لوگوں کو سخت آزار پہنچائے جاتے تھے اور بادشاہ ان ظلموں کو جائز رکھتے تھے۔ مذہب زردشت کے پیشواؤں کو سلطنت میں وسیع اختیارات حاصل تھے۔ اور شاہی مجلسوں میں قریب قریب خود مختاری کا درجہ وہ رکھتے تھے۔ ملکی نظم و نسق کے تمام صیغوں میں انکو بڑا حصہ ملا ہوا تھا۔ اس قسم کے فرقے ایران میں کثرت سے موجود تھے۔"

مسلمانوں کی آمد ایرانیوں کیلئے باعث رحمت ہوئی

"اول تو ایران کے قدیم مذہب ہی کی بہت سی صورتیں تھیں جنکے ماننے والے جدا جدا فرقے رکھتے تھے۔ پھر عیسائی۔ یہودی۔ صابی اور بدھ مذہب کے لوگ اور بہت سے فرقے جن میں نوسٹک۔ مانویہ۔ اور بدھ مت کے خیالات نے جگہ پائی تھی ملک میں کثرت سے موجود تھے ظلم اور اذیت کے باعث سے ان سب فرقوں میں زردشتی مذہب اور شاہی خاندان کے جو اس مذہب کا حامی تھا سخت مخاصمت پیدا ہو گئی۔ اسلئے عرب کی فتوحات کو ایرانیوں نے اپنے حق میں نجات کا باعث سمجھا۔ اور ان تمام مختلف مذاہب کے معتقدوں کو ایسی حکومت کے سایہ میں آرام و آسائش کی توقع ہوئی جو جزیہ کی خفیف رقم دیکر سب لوگوں کو مذہبی آزادی اور فوجی خدمتوں سے نجات دیتے تھے۔"

اسلام نے ایران کے تمام فرقوں کو مذہبی آزادی بخشی

"اسلامی شریعت نے مذہبی آزادی حاصل رکھنے اور جزیہ ادا کرنیکے حقوق صرف عیسائیوں اور یہودیوں ہی کو نہیں دیئے تھے بلکہ زردشتیوں صابیوں اور ان لوگوں کو بھی دیئے تھے جو مورتوں اور آگ اور پتھروں کو پوجتے تھے۔"

حضرت نبی کریم صلعم کا زردشتیوں کی حفاظت کیلئے حکم

"یہ کہا جاتا ہے کہ خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف صاف ہدایت فرمائی کہ زردشتیوں کے ساتھ بالکل ایسا ہی برتاؤ کرو جیسا "اہل کتاب" کے ساتھ رکھتے ہو۔ اور حفاظت کے معاوضہ میں ان سے بھی جزیہ لیا جا سکتا ہے۔"

ان اقتباسات کو پڑھ کر ناظرین نے معلوم کر لیا ہو گا کہ باشندگان ایران کے لئے مسلمانوں کی آمد تباہی کا موجب نہیں بلکہ رحمت کا باعث ہوئی جنہوں نے کہ ایران کو فتح کر کے ایرانیوں کو ان شدائد و مصائب سے نجات دلائی جن میں کہ ایران کی قدیم حکمران قوم نے انہیں مبتلا کر رکھا تھا۔ پس یہ کہنا کہ مسلمانوں نے ایرانیوں پر ستم ڈہائے ظلم کیئے یا جبر اور قہر کا سلوک کیا خود ایک غیر مسلم کی گواہی سے ہی غلط ثابت ہوا۔ اسی پر بس نہیں یہی صاحب آگے چل کر رقمطراز ہیں کہ:۔

ایرانیوں کی قبول اسلام کی طرف رغبت "شہروں کے لوگ اور مزدور اور پیشہ ور نہایت شوق سے اسلام کی طرف بڑھے" (کیوں بڑھے؟ اسلئے کہ)

قبول اسلام کی وجہ "یہ لوگ اپنے پیشوں اور کاموں میں زردشتی مذہب کے موافق آگ یا مٹی یا پانی کو ناپاک کرتے تھے۔ اس لئے ناپاک تصور کیئے جاتے تھے۔ جب اس طرح مذہب کے بموجب وہ ملیچھ خیال کیئے گئے اور کسی نے انکے ساتھ مہربانی کا سلوک نہ کیا تو انہوں نے خوشی سے ایسے مذہب کو اختیار کر لیا جس نے انکو فوراً آزادی بخشی اور اسلامی اخوت میں سب کے برابر درجہ دیا۔"

یہی نہیں کہ غیر زردشتیوں نے ہی اسلام کو برضا و رغبت قبول کیا اور صدیوں کی مصائب و مشکلات سے نجات پائی بلکہ اسلام کی پاکیزہ تعلیم سے متاثر ہو کر خود زردشتیوں کو بھی اسلام کی طرف رغبت ہوئی اور انہوں نے بھی جلد ہی اسکے جھنڈے تلے آنا ضروری سمجھا۔ جیسا کہ صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ:۔

زردشتیوں کا قبول اسلام "زردشتی مذہب کے جو لوگ مسلمان ہوئے انکا حال بھی کچھ کم قابل وقعت نہیں۔ خاندان ساسانیہ کی قومی تباہی کے ساتھ ہی مذہب کا عالیشان قصر جس کی بادشاہوں نے اپنے سہارے سے قائم رکھا تھا گھنڈر ہو گیا۔ اب ان کے ملنے مرجع عالم نہ رہا۔ اور چونکہ انکے قدیم مذہب اور اسلام میں بہت سی باتیں مشابہ تھیں اسلئے زردشتی مذہب کو اسلام سے تبدیل کرنا انکو آسان معلوم ہوا ہو گا۔"

پروفیسر آرنلڈ کا فیصلہ زردشتیوں کے قبول اسلام کی اس طرح اور بھی کئی ایک وجوہات لکھنے کے بعد اسلام پر سے جبر کا طعن دور کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ:۔

"غرض اسلام کی یہ وسیع اشاعت تلوار کے زور سے نہیں ہوئی۔"

اور اسکے آگے اسکی دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی رواداری کا ثبوت

"کیونکہ ان لوگوں کو جو فتح ایران کے بعد اپنے قدیم مذہب زردشت سے وابستہ رہے مسلمانوں نے مذہبی آزادی دی۔ موجودہ زمانہ میں بھی آتش پرستوں کے گروہ ایران کے بعض اضلاع میں آباد ہیں۔"

"دسویں صدی عیسوی میں فتح ایران کے تین سو برس بعد عراق۔ فارس۔ کرمان۔ سیجستان۔ خراسان۔ آذربائیجان اور آران یعنی ایران کے تمام حصّوں میں آتشکدے اور دخمے بنے ہوئے تھے۔ خاص فارس میں بہت کم ایسے شہر تھے جن میں آتش کدے اور آتش پرستوں کے پیشوائے مذہب موجود نہ ہوں۔"

اسی طرح آگے چل کر بے علم اور متعصب معترضوں کو شرمندہ کرنے کے لئے رقم فرماتے ہیں کہ:۔

اسلام امن کے ساتھ پھیلا نہ کہ جبر سے

"جب ایسے واقعات دریافت ہوں تو زردشتی مذہب کی نسبت یہ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمان فاتحوں نے زردشتیوں کو زبردستی مسلمان کر کے اس مذہب کو غارت کر دیا۔ اہل عرب کی فتوحات کے شروع زمانہ میں جن آتش پرست ایرانیوں نے اسلام قبول کیا انکی تعداد غالباً بہت تھی۔ لیکن قریب کے زمانہ میں زردشتی مذہب کا پھر زندہ ہونا اور زردشتیوں میں سے کبھی کبھی لوگوں کا مسلمان ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام امن کے طریقوں سے پھیلا اور لوگوں نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا۔" (ترجمہ پریچنگ آف اسلام صفحہ ۲۳۱ تا ۲۳۵)

اب ایڈیٹر صاحب ملاپ کو بتلانا چاہیئے کہ ایران میں زردشتیوں پر مسلمانوں نے مذہبی تشدّد کر کے اسلام کی اشاعت کی یا بقول پروفیسر آرنلڈ صاحب ایرانیوں نے برضا و رغبت اسلام کی حلقہ بگوشی اختیار کی؟ مقام غور ہے۔ اگر مسلمان جبر و ستم کرنے والے ہوتے۔ غیروں پر سختیاں کر کے انہیں اسلام قبول کرانے کے درپے ہوتے تو کیا یہ ممکن تھا کہ زردشتی ظہور اسلام سے لیکر اسوقت تک ایران میں نہایت آزادی اور بغیر کسی روک ٹوک کے اپنے مذہب پر قائم نظر آتے اور مسلمانوں کی طرح آزادانہ اپنی رسوم و عبادات بجا لایا کرتے؟

پس یہ کہنا بے بنیاد اور غلط ہے کہ حاملان قرآن نے ایران میں اسلام کی اشاعت کے لئے جبر و تشدّد سے کام لیا۔

مٹھی بھر پارسیوں کے نقل مکان کرنے کی وجہ

باقی رہا معدودے چند پارسیوں کا کسی زمانہ میں ایران سے ہندوستان چلے آنا۔ سو اسکے متعلق ابھی تک یقینی طور پر ثابت نہیں ہو سکا کہ یہ لوگ کب اور کس وجہ سے یہاں آئے؟ کیونکہ جب تک معترض یہ ثابت نہ کر دیں کہ پارسی مسلمانوں کے مذہبی تشدّد سے گھبرا کر وہاں سے بھاگے تھے تب تک مسلمانوں کو مجرم نہیں ٹھیرایا جا سکتا۔ اسلئے ایڈیٹر صاحب ملاپ کو بتلانا چاہیئے تھا کہ مفرور پارسی کس زمانہ میں اور کس کے ڈر سے اور کس راستہ سے وارد ہند ہوئے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکے یہ الفاظ نہیں بلکہ مفہوم ہے جو میں نے اپنے حافظہ کے بھروسہ پر لکھا ہے مجھے یقین تھا ہے کہ وہ خطبہ شائع ہو گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد کی صداقت میں کوئی شبہ نہیں

عیسائیت کے خلاف جنگ ہو یا مذہب کے خلاف جنگ ہو در اصل اس جنگ میں

سب سے بڑی ذمہ واری ہماری ہے

اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اپنے برگزیدہ رسول کے ذریعہ اس زمانہ میں منتخب فرمایا ہے کہ وہ مذہب کی حقیقت اور حقیقی مذہب کو دنیا میں قائم کرے۔

پس ہم اس قسم کی تحریکوں اور کوششوں کو اس نادان بچہ کی طرح سے نہیں دیکھ سکتے جو کسی شہر پر گولہ باری کو محض آتشبازی کا تماشا سمجھ رہا ہو۔ ایک طرف علوم و فنون کی ترقی ہو رہی ہے نئے دن نئے انکشافات اور ایجادات ہو رہی ہیں دوسری طرف جنگ عظیم کے نتائج نے ملکوں اور قوموں کی اقتصادی حالت پر بہت ناقابل برداشت اثر پیدا کیا ہے اور سرمایہ داری اور مزدوری کی جنگ عالم آشوب ہو رہی ہے۔ تیسری طرف اخلاقیات کا معیار کچھ کا کچھ ہو رہا ہے اور جنسی تعلقات اور شادی کے قانون کا احترام اٹھتا جا رہا ہے اور اب یہ مذہب کے خلاف جنگ نئے اوزاروں اور جدید طریقوں سے شروع ہوئی ہے۔

اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے پہلے بھی رحمت تھا۔ یہودیوں نے آپ کی ولادت آپ کی حیات و وفات کو تقدیس کے درجہ سے گرا کر مشتبہ کیا۔ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر حضرت مسیح اور آپکی والدہ محترمہ علیہما السلام کو مقدسوں اور راستبازوں کی صف میں لا کر کھڑا کیا اور تمام اعتراضات اور الزامات سے آپ کو پاک ٹھیرایا۔

پھر نادان دوستوں نے وہ مسیحی ہوں یا انکے ہم عقیدہ مسلمان مسیح کو اپنے مقام سے اٹھا کر اس جگہ جا کھڑا کیا جو انکی شان عبودیت اور مقام نبوت کے خلاف تھا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے تقاضا کیا اور حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے آپکے بروز کامل کی حیثیت میں نازل کیا آپ نے **حضرت مسیح کو وہی عبودیت اور نبوت کا مقام دیا**۔ اور انکی عزت اصلی کو قائم کرنے کے لئے آپ نے تکالیف برداشت کیں۔ اب عیسائیت کے خلاف جنگ کی صورت میں آخری فتنہ کھڑا ہوا ہے اور میں **اسکو دجال کی آخری جنگ سمجھتا ہوں۔**

یہ جنگ علمی صورت اختیار کر رہی ہے۔ ہر حملہ کا یہ نتیجہ تو ہوگا کہ لوگ عیسوئیت یا یسوعیت سے بیزار ہو جائینگے مگر وہ خدا تعالیٰ اور اسکے ایک برگزیدہ رسول کے منکر بھی ہو جائینگے۔ اور یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ جب تک ان لوگوں کی نقل مکانی کے متعلق یہ ثابت نہ کردیا جائے کہ فلاں مسلمان حاکم نے انہیں زردشتی مذہب چھوڑنے پر مجبور کیا یا انکو مذہبی رسوم بجالانے سے روکا یا اسلام اختیار کرنیکے لئے سختی کی تب تک ہم انکی نقل مکانی کا باعث مسلمانوں کا جبر نہیں مان سکتے۔

لیکن اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ پارسی اسی زمانہ میں وارد ہند ہوئے جبکہ مسلمانوں نے ایران پر اپنا تسلط جمالیا (حالانکہ ہندوستان کی تواریخ سے ان لوگوں کا اس سے سینکڑوں سال قبل خاص سندھ۔ گجرات اور بمبئی کے علاقہ میں حکومت کرنا بھی ثابت ہے) تب بھی انکی نقل مکانی کو مسلمانوں کے جبر کا نتیجہ نہیں کہہ سکتے۔

مفرور پارسی شورش پسند تھے کیونکہ اگر انکی نقل مکانی اسلامی عہد میں مان بھی لی جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ بھاگنے والے وہ لوگ تھے۔ جو یزدگرد شاہ ایران کے اہلی موالی اور نمک خوار تھے۔ یا وہ لوگ تھے جو یزدگرد کے قتل ہوجانے کے بعد بھی ایران میں مسلمانوں کے خلاف رعایا کو باغی بنانے کے لئے خفیہ سازشیں کرتے رہے اور اسلامی حکومت کے تباہ کرنے کے منصوبے باندھ کر ملک کا کرہ امن مکدر کرنے کے مرتکب ہوئے۔ مگر آخر رعایا کی ہمدردی حاصل کرنے میں ناکام ہوکر اپنا سا منہ لیکر ہندوستان چلے آئے۔ کیونکہ اگر ہندوستان میں آنیوالے پارسیوں کی آمد مسلمانوں کے مذہبی تشدد کی وجہ سے ہوتی تو بقول آرنلڈ صاحب شروع سے لیکر اسوقت تک ایران میں پارسیوں کا ایک خاص تعداد میں موجود رہنا اور آزادانہ اپنے مذہب کی رسم و رواج کو بجالانا قطعی محال ہوتا۔

نتیجہ:۔ پس ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی اٹل اور ناقابل تردید دلیل کو توڑنے کے لئے جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا وہ ہرگز ہرگز انکے مفید مطلب نہیں کیونکہ ہم نے یہ ثابت کردیا ہے کہ نہ تو اسلام بزور شمشیر ایران میں پھیلا اور نہ پارسی ہی کسی مذہبی تشدد سے تنگ آکر ہندوستان میں پناہ گزین ہوئے۔

امید ہے کہ ایڈیٹر ملاپ اور انکے ہم خیال اس مختصر سے مضمون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے اور آئندہ اسلام اور شاہان اسلام پر جبر و قہر کا جھوٹا الزام لگا کر مسلمانوں کی دلآزاری سے باز آجائینگے۔

(فضل حسین احمدی مہاجر قادیان)

خریداران بیرون ہند مہربانی فرما کر اپنے اپنے ذمہ کا چندہ سنہ ۱۹۲۶ء و سنہ ۱۹۲۷ء بھجوادیں۔ کیونکہ ان کو وی پی نہیں ہوسکتے۔
مینیجر ریویو اردو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کا کام ہے کہ وہ اپنے آقا محسن کے نقش قدم پر چل کر یورپ و ایشیا کے ان تمام گرے ہوئے کھنڈرات کو صاف کر کے قصر اسلام کی تعمیر کا کام کریں - اور اسلام کے ذریعہ انہیں جو خدا تعالیٰ اور اسکے رسولوں سے دور جا پڑے ہیں۔ خدا کے قریب کردیں اور وہ فی الحقیقت اس آواز کو سن لیں جو "انی قریب" کے دلربا الفاظ میں خدا تعالیٰ کے متعلق سوال کرنے والوں کے جواب میں بطور بشارت آتی ہے - اسکے لئے بہت بڑی جدوجہد اور بہت بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے - اس جنگ کا مقابلہ بجز احمدؑ کے سپاہیوں کے اور کوئی نہیں کر سکے گا۔ مذہبی دنیا کی جنگ عظیم میں فتح و ظفر کی کلید جس پہلوان کو دی گئی ہے وہ اولوالعزم کے نام سے بحمد للّٰہ تم میں موجود ہے اپنی کوششوں کو متحد اور اپنے ذرائع کو مکمل کرو کہ فتح تمہاری قدم بوسی کو تیار ہے۔ دیکھو تو یہ جنگ اشاعت اور قلم کی جنگ ہے - تم کو اسکے مقابلہ کے لئے اسی ہتیار سے حملہ آور ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحی نے جو مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی کتاب الولی ذوالفقار علی کی بشارت بے معنی نہیں سنائی تھی۔ تبلیغ اور اشاعت کے کام میں سب سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اس لئے کہ حالات جلد جلد تغیر پذیر ہو رہے ہیں - اور یہ بدر کا مقابلہ ہے اگر خدا نخواستہ اسوقت ذرا بھی غفلت اور سستی سے کام لیا گیا تو بہت بڑا گناہ ہوگا۔ دنیا کی مذہبی کشمکش میں صلح کے پیامبر اور علم بردار تم ہی ہو۔ اس فخر اور عزت کے مقام کو شکرگذاری کے سجدات کے ساتھ قائم رکھو یاد رکھو کامیابی تمہارے لئے مقدر ہے سنو تمہارا امام خدا تعالیٰ کی وحی سے کیا کہتا ہے :۔

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود ٭ ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

اس سرخ خطرہ کی اشاعتی تحریک کے لئے قلم کی تلوار لیکر کھڑے ہو جاؤ - اور گھر گھر احمدیت کا پیغام پہنچادو۔ کہ یہی انکے لئے پیغام امن اور پیغام سکینت ہوگا۔

خالی گرجے

ایک طرف عیسویت کے خلاف سرخ جنگ کا جھنڈا ہر جگہ لہرا رہا ہے دوسری طرف یہاں ایک بحث اس مضمون پر شروع ہوئی ہے کہ گرجے کیوں خالی ہیں؟

یہ بحث بہت ہی دلچسپ ہے اور مختلف قسم کے خیالات کا اظہار حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔ میں ان بحثوں کو اپنی مساجد کو سامنے رکھ کر پڑھتا ہوں اور جب مختلف پلیٹ فارموں پر اس کے متعلق سنتا ہوں تو میں اسکو اسلامی حیثیت میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔

یہ آواز کہ گرجے کیوں خالی ہیں؟ گرجوں ہی کے متعلق نہیں اگر واقعات پر نظر کی جائے اور اسلامی دنیا کا منظر ایک بلند مینار پر کھڑا ہو کر دیکھا جائے تو گرجوں سے زیادہ خالی مسجدیں نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینگی۔ میں ایک مرتبہ ۱۹۱۲ء میں حیدرآباد گیا۔ اور ایک دن تنہا فلک نما دیکھنے کے لئے چلا گیا جو ایک پہاڑی پر واقع ہے یہ قصر نواب سر وقار الامراء مرحوم نے تیار کرایا تھا۔ اسکے پاس ہی ایک مسجد بھی ویران و غیر آباد۔ میں نے اس مسجد میں کچھ وقت گذارا اور خدا تعالیٰ کی جناب میں اس حالت کو دیکھ کر رویا۔ اپنے قلبی جذبات کو میں نے حوالۂ قلم و کاغذ کیا اور "خدا کا گھر اور بادشاہ کا گھر" کے عنوان سے ایک مضمون لاہور روزانہ پیسہ اخبار میں طبع کرا دیا۔ مضمون شائع ہو گیا ان ایام میں اس قسم کے مضامین پر غور و پوچھ ہوتی تھی یہ نئی کہانی ہے کہ ریاست میں اسپر کیا طبع آزمائیاں ہوئیں یہ راز "مشاہدات عرفانی" میں انشاءاللہ منکشف ہوگا مگر یہاں صرف اسی قدر کہنا چاہتا ہوں کہ ہزاروں ہزار مساجد ہیں جہاں قطعاً کوئی اذان اور نماز ہوتی ہی نہیں اور وہ چمگادڑوں یا کتوں یا آوارہ مزاج لوگوں کے لئے پناہ کا کام دے جاتی ہیں۔

کہ چنیر مذہب کی بجائے اپنے فارغ اوقات کو لہو و لعب میں گذارنے کا جوش اور شوق بڑھتا جاتا ہے۔ اور اس جذبہ تفریح کو صحت کے لئے لازمی قرار دیدیا گیا ہے اسلئے وہ گرجوں کو جانا پسند نہیں کرتے گرجے کے وعظ (سرمن) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسکا معیار نہایت ادنیٰ ہے اور وہ تعلیم یافتہ لوگوں کو اپیل نہیں کر سکتا اور اسکا دماغ و قلب پر کوئی بہترین اثر نہیں پڑتا پھر اسی سلسلہ بحث میں شہری اور دیہاتی گرجوں کی غیر آبادی پر مختلف پہلوؤں سے غور کیا جاتا ہے۔ سرسری نظر سے جب ایک شخص اس قسم کی بحثوں کو سنتا اور پڑھتا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ گرجے غیر آباد ہو گئے ہیں یا ہو رہے ہیں اور یہ عیسویت سے بیزاری کی علامت ہے۔ بہت ٹھیک مگر میرے دوستو! تم کیوں اس قسم کی تحریکوں کو دوسرے زاویہ نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ ان میں بیداری پیدا ہو رہی ہے ایک ہم ہیں کہ کبھی اس امر پر غور بھی نہیں کرتے کہ ہماری مسجدیں کیوں غیر آباد ہیں لوگوں کا مذہب کی طرف رجوع کیوں کم ہے؟ اور ایک یہ قوم ہے کہ اسکو احساس تو ہے وہ پبلک میں اس بحث کو لاکر صحیح حالات اور اسباب کو معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ سوال جلد یا بدیر مسلمانوں کی آنکھیں بھی کھول دیگا خصوصاً حقیقی تبلیغی کام کرنیوالی جماعت اور تبلیغی کام کے نام سے کام کرنیوالے لوگ اس ضرورت کا احساس کرینگے۔

ان تمام بحثوں کو پڑھ کر میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ ملاازم خواہ وہ عیسائیوں میں ہو یا مسلمانوں میں یا دوسری کسی قوم میں اس کی ہلاکت کا وقت آگیا ہے ان لوگوں نے ہر ملک اور ہر قوم میں مذہب کی حقیقت کو بگاڑ کر چند رسوم کا نام مذہب رکھدیا ہے چونکہ ان میں روح اور حقیقت باقی نہیں اسلئے اسکو قائم رکھنے کے لئے دوسری مزخرفات کو اسکے ساتھ ملا لیا گیا ہے عیسائیوں کے عبادت خانو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تو تکلف اور تصنع کی لہریں جاری ہیں۔ بیل الیسل ڈاٹلی ہے کے سب سے بڑے تاریخی اور خوشنما گرجے سینٹ مارکو میں تین دن متواتر جاتا رہا اور وہاں میں نے دو دو تین تین گھنٹے صرف کیئے میں دیکھتا تھا کہ تکلفات اور رسومات اور محض نمائش کا معبد تھا۔ دوسرے سینکڑوں بتوں اور تصویروں کے ماسوا ریاکاری اور خود فروشی کی منڈی تھی۔ علماء اور مشائخ کی صحبتوں انکے مکتبوں مسجدوں اور خانقاہوں میں جاؤ تو وہاں بھی اس قسم کے نظارے نظر آئیں گے۔ اسلام کی سادگی جس نے ہمیشہ دنیا کو فتح کیا تھا اور اسی عملی صداقت کی قوت سے تم کامیاب ہوگے مفقود نظر آتی ہے۔ میں محض احمدی ہونیکی وجہ سے نہیں ایک تجربہ کار مبصر کی نظر سے کہتا ہوں کہ

وہ سادگی اور روح اسلام تم قادیان کے امام میں پاؤگے

میں نے ہزارہا میل کے سفر میں اس چیز کو ہر جگہ تلاش کیا مگر یہ جنس مجھے کہیں نظر نہیں آئی۔ میں اسکی تلاش میں سرگرداں نہیں البتہ اس نعمت کے فقدان پر ۱۹۱۰ء میں دہلی کی غیر آباد مساجد کے نظارے میں نے دیکھے اور پھر مصر میں آکر سب سے بڑی اور قابل عزت مسجد عمرابن العاص کو عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب سلمہ کو ساتھ لیکر گیا شوق اور جوش کے ساتھ گیا تھا حسرت اور درد کے ساتھ واپس آیا میں نے عزیز مذکو کو کہا کہ مصر کے اخبارات اور عمائد میں زبانی تحریک کرو کہ اس مسجد کو آباد کرنے کی کوئی صورت کیجائے اور اگر کچھ نہ ہو تو تم کوشش کرو کہ آباد کرنے کے لئے ہم کو دی جائے اس لئے کہ

ہم ہی مسجدوں کو آباد کرنیکے لئے ہیں اور اس مسجد کو اگر فضل عمر کے خادم آباد کریں تو بڑا کام ہوگا؟

مجھے اسوقت مصر میں زیادہ ٹھیرنا نہ تھا اسلئے خود کوئی تحریک نہ کرسکتا تھا مگر قیام مصر میں معلوم ہوا کہ ایک کیا یہاں سینکڑوں مساجد غیر آباد پڑی ہیں۔ القصہ یہ مصیبت اور بلا ہر جگہ ہے۔ پس میں گرجوں کی بربادی یا غیر آبادی کے سوال کو اپنے نقطہ نظر سے دیکھتا ہوں۔ اس غیر آبادی کے وجوہات پر دلچسپ بحثیں ہورہی ہیں زبانی بھی اور قلمی بھی۔ ان وجوہات کے تلاش اور اس بحث کی دلچسپی کو "کتاب نماز" کی ترمیم کی کانفرنس نے اور بھی بڑھا دیا ہے۔ میں جبکہ یہ چٹھی لکھ رہا ہوں یہاں مشہور و معروف بشپوں کی ایک کانفرنس نماز کی کتاب میں کچھ ترمیم و تنسیخ کرنیکے کام سے فارغ ہوکر مسودہ طبع کیلئے بھیج چکی ہے۔ اس کانفرنس کے خلاف بڑا مظاہرہ ہوا۔ اور جس ہال میں عیسویت کے عمائد نماز کی کتاب پر اپنی نیلی پنسل اور قینچی سے کام لے رہے تھے اسکے دروازہ پر بہت بڑا مظاہرہ ہورہا تھا کہ

اس ترمیم و تنسیخ کا کوئی حق تمہیں نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر کسی نے اسکی پروانہ کی اور ردّ و بدل ہوگیا۔ اس کانفرنس نے اس سوال کو اور بھی اہم بنایا۔ گرجوں کی بربادی وغیرآبادی کے اسباب میں بتایا جاتا ہے کہ اوّل گرجوں میں وعظ کرنیوالے پادری فادر الکلام اور فن تقریر سے واقف نہیں ہوتے اور وہ اپنے ساحرانہ کلام سے دلربائی نہیں کرسکتے۔ دوم عبادت کے متعلق رسومات کی اسقدر کثرت ہے کہ لوگوں کی برداشت سے باہر ہو رہا ہے۔ نوجوانوں میں بے اعتنائی ہے اور بوڑھوں میں جوانوں کے لئے ترغیب کی کوئی صورت نہیں۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ

لوگ مذہب پر تو اعتقاد رکھتے ہیں مگر واعظین پر اعتقاد کھو چکے ہیں

برخلاف اسکے پادری جب وجوہات پیش کرتے ہیں یا اپنے حملے کا جواب دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی اولادوں کی تربیت ایسے رنگ میں کر رہے ہیں کہ نوحہ کناں ضرور ہوں میں شمالی افریقہ اور وسطی یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کی حالت کا معائنہ کرنے کے لئے جارہا ہوں اور مجھے دیکھنے سے پہلے افسوس ہوتا ہے کہ شائد میں اس متاع کو ان مقامات پر بھی نہ دیکھ سکوں۔ ہماری مساجد کے منبروں سے جو خطبے دیئے جاتے ہیں ان میں وہ روح اور قوت نہیں جو مسلمانوں کے لئے جاذب ہوسکے۔ اب تک سلطان روم کو خلیفۃ المسلمین سمجھ کر خاقان البرّ والبحرین خادم الحرمین الشریفین کہکر ملّا صاحب خطبہ پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔ ایک وقت میں تو ہندوستان کے اخبارات میں سلطان کا نام خطبہ میں نہ لئے جانے کو علامات کفر تک قرار دیا گیا تھا۔ اور ایک وقت میں مجھے یاد ہے کہ مولوی عبد الحق آفندی حقی جو بمبئی کی ایک مسجد کے امام اور پھر علیگڈھ کالج میں معلم ادبیات ہوگئے تھے انکے خلاف ایک طوفان بے تمیزی پیدا ہوا کہ وہ جدید قسم کے خطبات پڑھتے ہیں۔ عرفانی نے حقی کی تائید کی۔ میری آنکھوں نے وہ نظارے بھی دیکھے ہیں جب امرتسر کے اہلحدیثوں میں اور غزنویوں میں خطبات کی بحث پر شور تیں ہوئیں غرض اسلامی منبر کی بہت کچھ اصلاح کی ضرورت ہے خدا کا کسقدر شکر ہے ہم اس سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتے کہ

وہ حقیقی منبر جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح جانشین کھڑا ہوتا ہے

وہ دار الامان کا منبر ہے۔

جہاں سے جب حقائق و معارف کا دریا موجیں مارتا ہے تو وہ قرآن شریف کی شان بلند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے جلال کو ظاہر کرتے ہوئے معاً تزکیہ نفوس۔ تہذیب قلوب اور اصلاح دنیا کا وعظ ایک ہی وقت میں کرجاتا ہے۔ اور قومی شیرازہ اور اسلامی تنظیم کے اصول بتاتے ہوئے وقتی ضروریات اور قومی حاجات کو بھی واضح کرجاتا ہے۔ حسن اعتقاد و رشتے ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقابلہ کرو تو حقیقت نمایاں ہوتی ہے۔ آؤ دیکھو اور پرکھو تو معلوم ہوگا کہ حاذق طبیب کہاں ہے؟ مگر کیا ہم اتنی بات پر خوش ہو جائیں! اگر ایسا ہو تو سخت غلطی ہے کیا مسلمانوں کے پاس اصل چیز قرآن کریم موجود نہیں؟ ہے مگر روح عمل نہیں اگر ہم محض باتوں پر خوش ہونا سیکھ گئے (خدانہ کرے کہ ایسا ہو) تو ہم سے بڑھ کر خطا کار کون ہوگا؟ ہم کو ان حالات زمانہ کو مدنظر رکھ کر اپنے واعظین اپنے نوجوانوں اور بوڑھوں کو انکے فرائض کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ اسلئے کہ دنیا کی اصلاح و تہذیب نفوس کے لئے اب تم ہی برگزیدہ کیئے گئے ہو۔ میں اپنے پڑھنے والوں کو بھی کہتا ہوں کہ وہ نفس مطلب اور مغز مقصد پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اخلاص سے لکھ رہا ہوں۔ عمر کے اب اس حصہ میں ہوں کہ موت کا یقین اور شعور بہت بڑھ رہا ہے میرا نفس اب یہ دھوکہ نہیں دیتا کہ بہت لمبا وقت پانے کی توقع ہے۔ ایسے حالات میں فطرتی طور پر انسان جو کچھ کہہ سکتا ہے وہ زیادہ تر ریا و نمائش کے اثرات سے خالی ہوتا ہے۔ اسلام کی عملی روح کو قائم کرنا ہی اسکی کامیابی کا یقین دلانے والی بات ہو سکتی ہے۔ تمہارے سامنے اندرونی اور بیرونی دو قسم کے فتنے ہیں۔ اسلام کے نام لیوا بگڑ چکے ہیں تمہیں ان کو اسلام پر عملاً مضبوط کرنا ہے دنیا مذہب سے روگرداں ہو رہی ہے اسکو حقیقی مذہب کی روشنی میں لانا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے الفاظ میں

تم دنیا کا نمک ہو

اس لئے اپنی ذمہ داری کو سوچو! اور اس فرض کے ادا کرنے کیلئے ایک ہو جاؤ اور نیک ہو جاؤ

متبنّٰی لڑکی سے پادری صاحب کی شادی ہندوستانی عیسائی کیا کہتے ہیں؟

اسلام پر ہندوستان کے پادریوں نے جب اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا تو اس میں ایک سب سے بڑا اعتراض پاکوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح پر کیا جاتا تھا کہ حضور نے اپنے متبنّٰی کی بیوی سے شادی کی حالانکہ یہ غلط محض تھا۔ اسلام میں متبنیت جائز ہی نہ تھی۔ اس اعتراض کے جوابات دیئے گئے۔ لیکن راستبازوں کے سردار پر اعتراض کرنے والے مسیح کی بھیڑوں کے گڈریئے خدا جانے اب کیا کہیں گے یہاں ایک مشہور و معروف پادری صاحب آر۔ جے کیمبل R. J. Campbell صاحب جو برائیٹن کے ہولی ٹرنٹی چرچ (تثلیث مقدس کا گرجا) کے واعظ و مبشر ہیں اور آپکی عمر ۶۰ سال کی ہے) اپنی متبنّہ لڑکی مس ایتھل گرٹروڈ سمتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریویوز

دو تقریریں:۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی جو حضور نے برموقعہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۰۷ء فرمائیں برادرم محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان نے اخبار بدر سے نقل کر کے شائع کی ہیں۔ معارف و حقائق کا بے بہا خزینہ ہے قیمت ۳ر لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔

غالب:۔ یہ ایک ماہوار رسالہ ہے جو حال ہی میں بہ ادارت مکرم میرزا شجاع مروی شائع ہوا ہے یہ اُردو کی علمی و ادبی دلاویزیوں کا مجموعہ ہے جس میں فارسی اور اشعار جناب غالب کی شرح دیجاتی ہے اگر کاپی پروف باحتیاط دیکھے جائیں تو ایک بہترین رسالہ ہے جو کاغذ لکھائی چھپائی کی عمدگی کے لحاظ سے بھی قابل قدر ہے۔ ہمارے مکرم معظم خان ذوالفقار علی خانصاحب کے ادبی مضامین و نظمیں بھی اس میں شائع ہوتی ہیں۔ خط و کتابت شجاعت منزل نہال سنگھ دروازہ امرتسر کے پتے سے ہو۔

کافوری جنتری:۔ یہ جنتری ہر سال ڈاکٹر ایس کے برمن شائع کرتے ہیں اس سال چکنے کاغذ پر خوبصورت چھپی ہے ٹائیٹل کے آخری صفحہ پر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی تصویر دی ہے مفید ادویہ کے اشتہارات بھی اس میں ہیں۔ ہمارے رسالہ میں بھی انکا اشتہار چھپتا ہے۔ ایک دوائی مقوی گولیاں ہمارے ایک دوست کے استعمال میں آئی ہے ۳۰ گولیاں ایک روپیہ چار آنے پر ملتی ہیں اس کے اجزاء فاسفورس۔ اسنکینا۔ ڈمینا۔ تمام اطباء کے نزدیک مفید و نافع مسلّمہ ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ تاراچند دت اسٹریٹ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

مرقع لکھنؤ:۔ یہ دار الادب لکھنؤ کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ ہے جس میں نامور انشاء پرداز۔ مستند اساتذہ کا کلام اور انکے مضامین شائع ہوتے ہیں ایک خصوصیت اس رسالہ میں یہ ہے کہ ملک کے نامور انشاء پردازوں اور شاعروں کی تحریروں کے عکس شائع کرتا ہے۔ جو نہایت قیمتی چیز ہے سالانہ قیمت پانچ روپے ۔ ملنے کا پتہ۔ مرقع نظیر آباد لکھنؤ۔

نقشہ اُجرت اشتہارات

ریویو آف ریلیجنز اُردو ملک کی احمدی جماعت کا واحد ماہوار رسالہ ہے اور اسکو نہایت ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے اور پھر انکے فائل مجلد محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اشتہار دینے والوں کیلئے بہترین موقعہ ہے۔ ضمیمہ دو صفحہ ۱۲ ار سینکڑہ کے حساب سے تقسیم ہوگا اور اُجرت حسب ذیل ہے:۔

سالانہ	ایک صفحہ	۴۰ روپے	نصف صفحہ	۲۳ روپے
چھ ماہ	"	۲۳ روپے	"	۱۲ "
تین	"	۱۲ روپے	"	۷ "

فی اشاعت ایک صفحہ ½ چار روپے نصف صفحہ ½ ۲ روپے فی سطر ۲/ (مینجر ریویو آف ریلیجنز۔ اردو قادیان)

یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی پانچ تاریخ قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب منگایئے

کیشراج تیل

کیا آپ نے کبھی استعمال کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو منگائیے۔ دونی قیمت پر بھی ایسا لاثانی خوشبودار اور خالص تیل دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ دیسی۔ ولایتی کوئی تیل اس ملک میں اتنا نہیں بکتا۔

ملک کے بڑے بڑے لیڈران اس تیل کو استعمال کر کے بے حد محظوظ ہوئے جب تک استعمال نہ کریں کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے اتنی کم قیمت پر ایسا لاثانی تیل مل سکتا ہے ان سب خوبیوں پر بھی اس کی قیمت کیا رکھی جائے۔ صرف ایک روپیہ (عہ/)

لال شربت

یہ بچوں کے لئے غذا اور دوا دونوں ہی ہے۔ بچوں کو دانت نکلنے میں مدد دیتا ہے۔ جسم کی رگ رگ میں قوت پیدا کر کے قوی کرتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے کے سبب سے بچے نہایت شوق سے پیتے ہیں۔

قیمت فی شیشی عہ/ محصولڈاک پیکنگ ۸/

ایک ساتھ ۳ شیشی کے خریدار سے عگا ۱۲/

محصولڈاک تین شیشی ۱۴/

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن صفحہ نمبر ۱۲ نمبر ۴ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ پوسٹ بکس ۵۵۴

ایجنٹ شیخ محمد وارث رحمت علی مرچنٹ گورداسپور